احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

مسیح موعود نمبر

جلد 84-49
نمبر 62

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
ایڈیٹر: عبد السمیع خان
213029

18- مارچ 1999ء
29- ذی قعد 1419ھ
18- امان 1378ھش
بروز جمعرات

خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے بن جاؤ

تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو

جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد۔ حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ ارشادات کی روشنی میں

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے........ اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں۔ اور کسی بد صحبت میں نہ بیٹھیں اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے........ یا حقوق عباد کی کچھ پروا نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بد چلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت یا ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بد زبانی اور بہتان اور افتراء کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے اور چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بد چلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہونگے۔

یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتداء سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 46)

مرتبہ- ابو السلطان

کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور

حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ چہرہ اور خدا نما مجلس کی تاثیرات

رفقاء حضرت مسیح موعود کے دلگداز مشاہدات کا مرقع

حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کی مسٹر والٹر سے ملاقات کا دردانگیز منظر

○ اوائل جنوری 1916ء کا واقعہ ہے کہ ایک یورپین مسٹر والٹر (سیکرٹری کرسچن ینگ مین ایسوسی ایشن) تحریک احمدیت سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے۔ اس سلسلہ میں وہ دوبار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے تفصیلی جوابات پر بہت خوشی کا اظہار کیا اس گفتگو میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبدالحق صاحب نے ترجمانی کے فرائض ادا کئے۔

دوران قیام مسٹر والٹر حضرت منشی اروڑے خاں صاحب تحصیلدار کپورتھلہ سے بھی ملے اور آپ سے رسمی گفتگو کے بعد دریافت کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا؟ حضرت منشی صاحب نے جواب دیا:-

"میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا مگر مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی۔

جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانت دار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں"

یہ کہہ حضرت منشی صاحب پر رقت کی ناقابل بیان اور دردناک کیفیت طاری ہو گئی اور آپ حضرت مسیح موعود کی

یاد میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور گریہ و زاری سے آپ کی ہچکی بندھ گئی۔

(الفضل 9- ستمبر 1941ء صفحہ 4-5 مضمون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

☆☆☆☆☆☆

چہرہ مبارک کی پرکشش تاثیرات

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی مہاجر قادیان کا ایک وجد آفرین بیان:-

"ہم جب حضور کے روئے انور کو دیکھتے تو ہم کو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم جنت میں ہیں۔ آپ کے چہرۂ منور کو دیکھ کر ہم کو کوئی غم باقی نہ رہتا نہ ہماری آنکھیں حضور کے چہرۂ منور کو دیکھ کر اکتاتی تھیں۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں خشیت اللہ پیدا ہوتی تھی اور نماز میں ایک حلاوت پیدا ہوتی تھی اور دل محبت الٰہی سے سرشار ہو جاتا تھا اور اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا کہ ہماری آنکھیں اس چہرۂ منور و دیکھنے سے محروم ہو جاتی تھیں تو ہمارے اندر ایک شدید کرب و بے چینی پیدا ہو جاتی تھی"

(الحکم 7- دسمبر 1940ء صفحہ 4)

خدا نما مجلس

دنیائے احمدیت میں حضرت حافظ حامد علی صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو حضرت مسیح موعود اور آپ کے مبارک خاندان کے خادم خاص کی حیثیت سے خصوصی مقام حاصل ہے۔ حضرت حافظ صاحب 1880ء میں اور حضرت بھائی صاحب 1895ء میں حضرت کے حلقۂ غلامی میں آئے۔ دونوں "سلطان مشرق" کے "ایاز" تھے دونوں نے سفر و حضر میں خدمت و فدائیت اور ولولہ عشق میں شاندار روایات قائم کیں۔ حضرت بھائی صاحب نے 1936ء میں قادیان کے ایک پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"دوستو! 1895ء سے سیدنا حضرت اقدس کے وصال تک بلکہ عین آخری گھڑیوں میں مجھے یہ عزت ملی کہ حضور نے اس غلام کو یاد فرمایا...... ایسا مقدس اور پاکباز انسان حضور پُر نور کے بعد میں نے نہیں دیکھا حضور کے اخلاق فاضلہ اور اصاف حمیدہ کی تشریح و تفصیل کسی ضخیم کتاب کو چاہتی ہے۔ باپ سے زیادہ شفیق اور ماں سے زیادہ مہربان۔ ایک دو یا چند گنا نہیں بلکہ لاکھوں گنا زیادہ.....

اس کی مجلس خدا نما اور صحبت روح پرور تھی۔ کتنا ہی رنج و غم میں ڈوبا ہوا انسان اس کی مجلس میں پہنچتا یا اس کے چہرہ مبارک کو دیکھ پاتا سارے غم غلط ہو جاتے اور دنیا و مافیہا کو بھول کر آستانہ الوہیت کی طرف کھچنے لگتا تھا"

(رفقاء احمد جلد نہم صفحہ 342- طبع دوم- اشاعت 1992ء قادیان)

ایک آفتاب- جس کے جلوہ کی تاب عارفوں کو نہ تھی

حضرت چوہدری غلام محمد خان صاحب گرداور قانونگو بھگانہ ضلع ہوشیارپور (والد ماجد ڈاکٹر غلام اللہ خاں" تمغہ قائداعظم") 1893ء میں مبایعین کے پاک زمرہ میں شامل ہوئے۔ آپ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ حضرت راجہ علی محمد صاحب ریٹائرڈ مہتمم بندوبست اور حضرت قاضی عطاء الٰہی صاحب گوجرانوالہ جیسے بزرگوں کو آپ کے ذریعہ احمدیت کی نعمت حاصل ہوئی۔ آپ کا بیان ہے:-

"رسالہ "الوصیت" شائع ہونے کے جلد بعد میں ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں گیا یہ 1906ء کی بات ہے۔ حضور پر نور نماز ظہر پڑھ کر بیت مبارک میں ہی لیٹ گئے۔ دوسرے خدام کے ہمراہ یہ عاجز بھی حضور کا جسم مبارک دبانے لگا۔

حضور کی آنکھیں اتنی روشن تھیں جیسے سورج۔ ان کے سامنے ہماری آنکھیں نہیں کھل سکتیں تھیں۔ اسی طرح چہرہ مبارک پر نظر نہ ٹکتی تھی۔

میں نے کئی بار حضور پر نور کو غور سے دیکھنے کی کوشش کی مگر آنکھیں دیکھنے کی تاب نہ لا سکیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود چہرے پر اتنی رونق تھی کہ بچے اور جوان کے چہرے پر بھی نہیں ہو سکتی"

("حضرت چوہدری غلام محمد خاں" صفحہ 13- مولفہ جناب ڈاکٹر غلام اللہ خاں مرحوم- اشاعت مارچ 1986ء 6- ای ماڈل ٹاؤن لاہور نمبر 14)

حضرت بانی سلسلہ کا نورانی چہرہ ایک ہندو کے تاثرات

حضرت ملک گل محمد صاحب پنشنر ریڈر مرحوم کا بیان ہے کہ 1933ء میں سلانوالی تحصیل سرگودھا میں ایک بھاری اجتماع ہوا۔ فیصلہ کے مطابق آخری خطاب احمدی مقرر کو کرنا تھا۔ ایک گدی نشین کے بھائی اور ان کے زیر اثر لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ تقریر سننے کی ضرورت نہیں۔ سب انسپکٹر پولیس بھی اس شور کو بند نہ کر سکا۔ "ایک شخص ہندو مسمی جوالا سہائے ساکن حضور پور تحصیل بھیرہ کھڑا ہوا اور تمام لوگوں کو زور سے پکار کر کہا کہ میں ہندو ہوں ... ذرا ٹھہر جاؤ اور میری بات سنو۔ اس پر لوگ ٹھہر گئے۔ لالہ جوالا سہائے نے بلند آواز سے کہا دوستو! میں بیمار ہو کر علاج کے لئے مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں قادیان گیا تھا وہ ہمارے شہر بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب زندہ تھے میں نے وہاں ان کے درشن کئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ.... تم میں سے کسی نے ان کا درشن کیا ہے یا نہیں مگر میں نے درشن کیا تھا۔

وہ ایسا نورانی اور مہاتما شکل کا تھا کہ اس کے درشن کرنے سے تسلی اور شانتی ہو جاتی تھی اور کوئی شخص اس کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا تھا۔

یہ الفاظ سن کر مخالف شرمندہ ہوئے۔ ایک ہندو کی اس نہایت اعلیٰ شہادت سے عوام پر بڑا اثر ہوا۔"

("ریویو آف ریلیجنز "اردو قادیان مارچ 1943ء صفحہ 40)

دشمن کے ذریعہ ہدایت

اپنے دعویٰ کے ابتدائی سالوں میں حضرت بانی سلسلہ لدھیانہ میں قیام فرماتے۔ ایک بدگو شخص نے سربازار کہا کہ جو کوئی انہیں قتل کرے گا وہ فوراً داخل بہشت ہو گا اور ستر حوروں کا مالک بنے گا۔ ایک جاٹ کے دل میں یہ سن کر جوش

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ- قیمت 6 روپے

پیدا ہوا کہ چلو بہشت قریب ہے آخر ایک دن مرنا ضرور ہے۔ اگر ایسی آسانی سے بہشت مل جاوے تو ایک آدمی کو مار دینا کیا مشکل ہے فوراً اپنی لمبی لاٹھی اٹھائے پوچھتا ہوا حضرت کے مکان پر آ پہنچا۔ اتفاق سے اس وقت حضرت اقدس تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ مردانہ مکان میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر فرما رہے تھے۔ دروازے کھلے تھے ہر ایک شخص بلا روک اندر آسکتا تھا یہ بھی جا داخل ہوا اور لاٹھی کندھوں پر رکھے ہوئے جا کر کھڑا ہو گیا کہ وار کرے۔ حضرت کی تقریر کے الفاظ جو اس کے کان میں پڑے تو ان کو سننے کے واسطے ذرا اکڑا ہو گیا چند منٹوں تک اس کے کندھے سے لاٹھی ڈھیلی ہو گئی پھر بیٹھ گیا اور تقریر سنتا رہا جب تقریر ختم ہو گئی تو بازار میں کھڑے مخالف اور بدگو کو گالی دے کر کہنے لگا کہ وہ کیا کہتا تھا یہاں تو سراسر نورانی کلام ہے پھر آگے بڑھا اور حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

فسبحان الذّی اخزی الاعادی

(اخبار بدر 22۔ اپریل 1909ء صفحہ 1)

پچیس سالہ مبارک زندگی

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کی پچیس سالہ مبارک زندگی کے والہانہ اخلاص اور عاشقانہ رنگ کا کسی قدر اندازہ ان کے ان ایمان افروز حالات کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے جو ان کے بھائی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق خاص ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مرتب فرمائے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:-

"(موصوف)...... کامل عشق اور اخلاص کا سچا نمونہ تھا۔ حضرت...... کی مجلس میں جب وہ ہوتا تو اس نے زیادہ حضرت...... کے پاس بیٹھنا اور وہ اس بات سے بھی باز نہ رہ سکتا کہ...... کے ہر وقت پاؤں یا بازو دبا کر وغیرہ دباتا رہے اور اس کی نظر کو حضرت...... کے مبارک چہرہ سے کوئی چیز نہیں پھیر سکتی تھی۔

ہر وقت ٹکٹکی لگا کر حضرت...... کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہتا تھا اور منہ سے درود شریف اور استغفار پڑھتا رہتا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے اور جب حضرت...... کوئی تقریر تقویٰ و طہارت یا تزکیہ نفس کے متعلق فرماتے تو ساری جماعت میں سب سے پہلا انسان ہوتا جس کا پیرہن آنسوؤں سے تر ہوتا تھا

...... بارش اور آندھی کوئی چیز اس کو قادیان کے سفر سے روک نہ سکتی تھی۔ بہت دفعہ یہ اتفاق ہوا کہ وہ بارش میں بھیگتا ہوا قادیان پہنچا اور چونکہ برسات میں اکثر اوقات قادیان ایک جزیرہ بن جاتی ہے وہ کمر تک بلکہ اس سے بھی زیادہ پانی سے گزر کر قادیان پہنچا وہ تمام رستہ قادیان تک درود شریف اور استغفار پڑھتا ہوا جاتا اور نہایت عجز و انکسار سے دعا مانگتا کہ وہ دعا جو نبا شعر نظر پڑنے پر رسول کریم ﷺ نے مانگنے کی ہدایت فرمائی ہے اور بہت دعا مانگتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور انوار اور برکات اور **روحانی فیوض اور ایمان و عرفان کا وافر حصہ اپنی رحمت سے اس سفر میں عنایت فرمائے"**

("آئینہ صدق و وفا" صفحہ 42 تا 45)

☆......☆......☆

مسیح موعود کی مجلس کے انوار و برکات

اخبار "البدر" قادیان کے اولین ایڈیٹر حضرت بابو محمد افضل صاحب کی روحانی حالت بیعت سے قبل ناگفتنی تھی مگر بیعت کے بعد مسیح موعود کی مجلس میں حاضری کی بدولت آپ میں یکایک انقلاب پیدا ہو جاتا تھا۔ اس روحانی تجربہ و مشاہدہ کی تفصیل آپ ہی کے قلم سے درج ذیل ہے۔ فرماتے ہیں:-

"مرزا صاحب کا چرچا سن کر میں نے تجربۃً بیعت کی کہ دیکھیں اس سے کیا فوائد مرتب ہوتے ہیں بعد بیعت کے ایک تغیر میں نے اپنے اندر محسوس کیا اور مجھے قادیان میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ فاسقانہ خیالات میرے قلب میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور کوئی شے ہے کہ ان کو داخل نہیں ہونے دیتی۔ بعد بیعت کے میں قادیان سے چلا گیا پھر جب تک دو سال کے قریب میں لاہور میں رہا میرا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ **جب کبھی ظلمت بھرے خیالات کا غلبہ اپنے اندر پاتا تو جھٹ ایک شب یا ایک دن کے لئے قادیان آجاتا اور حضرت مرزا صاحب سے مل کر چلا جاتا اور میں دیکھتا کہ میرا جسم آگے سے ہلکا پھلکا ہو گیا اور خیالات نسبتاً پاکیزہ ہو گئے ہیں۔**

اس تجربہ نے مجھے بتلا دیا کہ روح میں جو کمزوری ہے جس سے معاصی کے ارتکاب کی طرف میلان ہوتا ہے

اس کا علاج ضرور یہاں ہے"

(البدر قادیان 24۔ مارچ 1904ء صفحہ 7-8)

یہ نورانی شخص

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر "بدر" 1909ء کے آغاز میں دورہ کرتے ہوئے ضلع امرتسر کے گاؤں مدّ پہنچے تو انہیں ایک بزرگ محمد یعقوب صاحب نے ایک نہایت دلچسپ اور عجیب واقعہ سنایا جو آپ ہی کے قلم سے ہدیہ قارئین ہے:-

"وہ سلسلہ کے سخت مخالف تھے.... اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبر گیری کے واسطے قادیان چلے گئے۔ کسی مغالطہ کے سبب بڑی (بیت) کو (غیروں کی عبادت گاہ) سمجھ کر اس میں جا داخل ہوئے۔ وہاں اس وقت حضرت مولوی نور الدین صاحب وعظ فرما رہے تھے اور حضرت (بانی سلسلہ) بھی رونق افروز تھے اب ان کے خیال میں یہ (عبادت گاہ) (غیروں) کی ہے اس واسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں۔ حضرت موصوف کا وعظ سن کر بہت خوش ہوئے کہ اس جگہ ایک ایسا لائق اور بااثر واعظ ہے۔

پھر جب حضرت مرزا صاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہوگا بیعت کرنے کے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کروں گا تو اس شخص کی کروں گا۔

اتنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آ گئے ان کو تعجب ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی (عبادت گاہ) میں کیوں آ گئے مگر بے اختیار ان سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا ان کو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھ کر وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کر لو قادیان میں تو اس بہانے سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جائے گی۔ الغرض **اس طرح برادر محمد یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا"**

(اخبار بدر 8-15۔ اپریل 1909ء صفحہ 1)

زیارت کا روح پرور واقعہ

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جن کا انتقال پچپن سال قبل 21۔ اپریل 1943ء کو ہوا، سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں مشہور شاعر اور فلسفی ڈاکٹر سر محمد اقبال کے ہم جماعت تھے۔ آپ کے قلم سے قادیان میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پہلی زیارت کا روح پرور واقعہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت مرزا صاحب اندر سے تشریف لائے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ

ایک نور کا جھمکڑا سامنے آ گیا ہے....

میں نے عرض کی کہ کوئی ایسا وظیفہ بتائیے جس سے دل صاف ہو" فرمایا یہی نمازیں سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھا کرو میرے دل پر اس کا خاص اثر ہوا...... صفائی قلب پر حضرت نے مزید تقریر فرمائی۔ تقریر کیا تھی ایک روحانی طبیب مرض کی صحیح تشخیص کر کے علاج کر رہا تھا میرے دل کی کمزوریوں اور وساوس کا جواب اس طرح چلا آ رہا تھا کہ مجھے بعض دفعہ وہم ہونے لگتا تھا کہ شاید

میرا قلب کھلا ہوا ان کے سامنے ہے

اور یہ دیکھ دیکھ کر اس کی بیماریوں کا علاج کر رہے ہیں اور جب انہوں نے یہ ارشاد فرمایا کہ ایک گنہگار انسان کی مثال ایک مجرم کی ہے جس کے نام وارنٹ جاری ہو چکا ہو اور وہ قدم قدم پر ڈرتا ہو اور ہر آن اسے یہی نظر آتا ہو کہ اب میں پکڑا گیا۔ اب میں پکڑا گیا۔ پس خدا سے تعلق پکڑنے والے کو جو طمانیت قلب نصیب ہوتی ہے وہ ایک گنہگار کو کب نصیب ہو سکتی ہے۔ یہ سن کر کانپ گیا۔ وعظ تو بہتیرے سنے تھے مگر نہ معلوم ان سادے سادے لفظوں میں کیا اثر تھا کہ دل کے اندر سرایت کرتے چلے جاتے تھے اس ضمن میں حضرت صاحب نے یہ فقرہ فرمایا کہ اگلے جہان کی طرف چلنے کے لئے یوں تیار رہنا چاہئے

جس طرح ایک دور افتادہ مسافر اپنے

محبوبیت کا لباس

حضرت مولانا حسن علی صاحب مونگھیروی (متوفی 1896ء) برصغیر کے ان نامور بزرگوں میں شامل تھے جن کی دینی جدوجہد اور لسانی خدمات کو سر تھامس آرنلڈ (Sir Thomas Arnold) نے بھی خراج تحسین ادا کیا اور اپنی کتاب The Preaching Of Islam میں اخبار مسلم کرانیکل 4۔ اپریل 1896ء کے حوالہ سے ان کی دعوت و ارشاد کے حالات بھی درج کئے ہیں۔

حضرت مولانا صاحب اپنے پہلے سفر قادیان (2۔ جنوری 1894ء) کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:-

"1887ء میں جب مرزا صاحب کو دیکھا تھا وہ نہ تھے آواز و نقشہ تو وہی تھا لیکن کل بات ہی بدلی ہوئی تھی۔

اللہ اللہ سر سے پا تک ایک نور کے پتلے نظر آتے تھے۔ جو لوگ مخلص ہوتے ہیں اور اخیر رات کو اٹھ کر اللہ کی یاد میں رویا دھویا کرتے ہیں ان کے چہروں کو بھی اللہ اپنے نور سے رنگ دیتا ہے اور جن کو کچھ بھی بصیرت ہے وہ اس نور کو پرکھ لیتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب کو

تو اللہ نے سر سے پاؤں تک محبوبیت کا لباس اپنے ہاتھوں سے پہنایا تھا۔

("تائید حق" صفحہ 66۔ طبع سوم اشاعت 23۔ دسمبر 1932ء قادیان)

وطن کو جانے کے لئے بخوشی آمادہ رہتا ہے تو اتنا اثر ہوا کہ یہ دنیا ہیچ نظر آنے لگی"

(پیغام صلح لاہور 7- نومبر 1933ء "بشارات احمدیہ" حصہ اول صفحہ 14-16 مرتبہ ممتاز احمد صاحب فاروقی لاہور)

رخ انور کے عاشق

اور عقیدہ کی بات

حضرت منشی اروڑا خان صاحب جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے ممتاز بزرگ تھے جس کی نسبت حضرت مسیح موعود نے 27- جنوری 1894ء کے ایک مکتوب میں یہ بشارت دی تھی کہ "آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے"

حضرت منشی صاحب اپنے محبوب آقا کی شفقتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے چشم پر آب ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ستمبر 1908ء میں کپورتھلہ تشریف لے گئے تو آپ نے رقت بھرے انداز میں فرمایا:-

"جب کبھی میں جاتا اور آپ کو اطلاع ہوتی تو آپ فوراً مجھے بلا لیتے یا خود باہر تشریف لاتے میں صرف آپ کے دیدار کا عاشق تھا۔ مجھے اب موت کا بھی ڈر نہیں رہا بلکہ مجھے موت کے خیال سے خوشی ہے کہ جب مروں گا تو حضرت سے ملاقات ہو جائے گی۔ میں نے کبھی حضرت کی خدمت میں اپنے لئے کسی امر کے واسطے دعا کے لئے نہ کہا آپ کے طفیل خود ہی خدا سے دعا مانگتا اور خدا میری امید بر لاتا۔ ایک دفعہ حضرت کی مجلس میں اس کا ذکر آیا

فرمایا کہ یہ عقیدہ کی بات ہے

(اخبار بدر قادیان یکم اکتوبر 1908ء صفحہ 7 کالم 2)

جماعت احمدیہ پر نازل ہونیوالے اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و انعامات پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہدیہ تشکر بجالاتے ہیں
قائد خدام الاحمدیہ ضلع و اراکین عاملہ و قائد مجالس ضلع و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ ضلع
ضلع بہاولپور

WE SERVE YOU BETTER
نیو پنجاب جنرل سٹور کارنر شاپ کمادیاں کینٹ
پروپرائیٹر: مبشر احمد 05771-510699

نگینہ پرتن سٹور المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
چوک جتو تماں - چنیوٹ
دکان 0466-332870

ماحول کو جراثیم اور متعدی امراض سے پاک کرنے میں آپکے ساتھ ساتھ
خورشید برادرز بہاولپور
آفس 884085

نسیم ہومیو کلینک
ڈاکٹر نسیم عباس کوثر DHMS DTI M &H
نزد نیشنل بنک ملتان روڈ - لودھراں
06517-61525 61786

محمود ہومیو کلینک
نزد بیت الذکر احمدیہ
صدر تھانہ روڈ لودھراں

ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹریکٹر میسی، فورڈ اور فیٹ کے جینئن پارٹس دستیاب ہیں
فہد اولڈ ٹریکٹر پارٹس
ابدالی مارکیٹ بلاک 17 نزد دھوبی گھاٹ ڈیرہ غازیخان
رہائش 0641-61679 پروپرائیٹر: چوہدری عنایت اللہ کھوکھر دکان 0641-64568

UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES
IMPORTER STOCKIST & MANUFACTURER OFTEXTILE PARTS, ENDLESS BELTS TIMING BELTS & VBELTS ETC.
14-Taimour Road Chowk Shaheedan Multan.
Ph: 061-583512, 061-545633, Mob: (0361) 7960820, FAX 061-83512
BRANCH OFF.(AGENCY HANKOOK V BELTS KOREA)
AKBAR ROAD MULTAN.

ڈیلر
• ائیرکنڈیشنرز • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزرز
• ائیرکولر • کوکنگ رینج • الیکٹرک اینڈ گیس واٹر ہیٹر
• روم ہیٹر • واشنگ مشین • سٹیبلائزرز
(اینڈ ہوم اپلائنسز)
اٹلس، یونیورسل اور سپر ایشیا کی مصنوعات کی
خریداری کا مرکز
خواجہ رشید سنز
شوروم 0432-586576
ٹرنک بازار سیالکوٹ

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے؛ میں تیرا ہوں تو میرا خدا ہے
قائد مجلس خدام الاحمدیہ و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ حلقہ حسین آگاہی - ملتان

اعجاز آٹو سٹور اینڈ ٹریکٹر پارٹس
تونسہ روڈ چوک چورہٹہ ڈیرہ غازیخان
پروپرائیٹر: خیر محمد آف چھاری بالا
دکان 0641-61679

جاوید پینٹ اینڈ سینیٹری سٹور
383-2-B II نزد برکت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور
پی پی 5112072

ہر بیماری کا علاج ہومیو پیتھک ادویات اور دیسی جڑی بوٹیوں سے کیا جاتا ہے۔
ہمارے ہاں پیچیدہ اور دیرینہ امراض کے علاوہ پتھری اور درد گردہ کے ہزاروں مریض شفا پا چکے ہیں۔ قائم شدہ 1968ء
صابری دواخانہ میرپور چوک بھمبر (آزاد کشمیر)
ہومیو ڈاکٹر و حکیم رحمت اللہ صابر

THE VISION OF TOMORROW
New HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN : 554399

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس پتہ کمانی
امپورٹڈ میٹیریل سے تیار شدہ

سپیشلسٹ
• پتہ کمانی
• سلنسر بکس، پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
نیز
وزنی گاڑیوں کے جینئن پارٹس
میاں بھائی
15- منٹگمری روڈ، لاہور
فون نمبر (042) 3613373 - 6313372 - 6374740

حضرت مسیح موعود کی عربی تالیفات

سالکوں کے لئے مینار عرفان

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

11- جنوری 1893ء کی مبارک مجلس

11- جنوری 1893ء کا دن ایام اللہ میں سے ہے جبکہ ایک مبارک مجلس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اپنی زیر تالیف کتاب دافع الوساوس (آئینہ کمالات اسلام) میں مشائخ ہند اور افغانستان مصر اور دوسرے ممالک کے متصوفین عظام کے نام ایک مستقل مکتوب شامل فرمائیں۔ حضور نے اس تجویز کو شرف قبولیت بخشا۔ رات کو جناب الٰہی کی درگاہ عالی سے اشارہ ہوا کہ یہ مکتوب عربی میں لکھا جائے۔ کیونکہ فقر و تصوف کی حقیقی راہ پر گامزن ہونے اور اللہ جلشانہ اور رسول ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ وہ اس زبان کو جدوجہد سے حاصل کرے جس میں خدا تعالیٰ کا پیارا اور اس کا پر حکمت کلام نازل ہوا ہے۔ ہر یک عاشق صادق اپنے معشوق کی زبان سیکھ لینے کا شوق رکھتا ہے۔ پس قرآنی زبان کا علم محبت الٰہی کی ایک بھاری دلیل ہے۔

ادب عربی کا شاہکار

بہرکیف حضرت اقدس نے محض ارشاد ربانی پر دنیائے اسلام خصوصاً ارض نبوت کے بزرگ مشائخ عرب و صلحاء کے نام اپنے قلم سے عربی مکتوب لکھا جو "دافع الوساوس" کے آخر میں شامل اشاعت فرمایا اور اس کے بعد اپنے مختصر سوانح، دینی خدمات اور رفقاء کا عربی میں تذکرہ کر کے فصیح و بلیغ عربی زبان میں دو قصائد بھی درج فرمائے۔ نظم و نثر پر مشتمل یہ حصہ جو قریباً دو سو بتیس صفحات پر محیط تھا مستقبل میں علم و معرفت سے لبریز متعدد عربی تالیفات و تصانیف کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ یہ عظیم الشان عربی لٹریچر نہ صرف ادب عربی کا شاہکار ہے۔ بلکہ سالکوں کے لئے مینار علم و عرفان کی حیثیت رکھتا ہے۔

روحانی اثرات اور زبردست اثر انگیزی

ان کتب کی روحانی تاثیرات اور انوار ربانی اور زبردست اثر انگیزی کے نتیجہ میں صرف چند برسوں میں شرق اوسط کے اندر دین حق کے بہت سے فدائی اور شیدائی پیدا ہو گئے مثلاً السید محمد سعید شامی طرابلسی، شیخ محمد صاحب مکی، حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل مدراس۔ عثمان عرب صاحب طائف۔ السید عبدالوہاب بغدادی (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 42 تا 44- تاریخ اشاعت 22- جنوری 1897ء) انہی عارفوں میں ابو سعید عرب صاحب عبدالمحی عرب صاحب اور حضرت ابوبکر یوسف جیسے باکمال بزرگ بھی تھے جنہیں مرکز احمدیت۔ قادیان دارالامان۔ کی مقدس فضاؤں میں رہنے اور ان کی برکات سے فیضیاب ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

الحاج محمد المغربی الطرابلسی کی شخصیت

یہ امام دوراں کی بلند پایہ اور زندگی بخش عربی تصانیف ہی تھیں جو یمن میں امام محمد بن ادریس کو حضرت مسیح موعود کی حیات طیبہ ہی میں پہنچیں جنہیں مطالعہ کر کے الحاج محمد المغربی الطرابلسی کو 1905ء کے لگ بھگ دولت ایمان عطا ہوئی اور جب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس 3- جون 1928ء کو کبابیر کے نیچے وادی السیاح میں پہنچے تو وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ علانیہ طور پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے (رپورٹ مجلس مشاورت 1929ء صفحہ 179- 180) الحاج محمد المغربی اپنے وطن طرابلس میں صرف سترہ یا بیس برس رہے پھر حجاز مقدس، یمن، مصر، شام و لبنان میں بھی کچھ عرصہ قیام کیا بعد ازاں چالیس سال تک فلسطین میں ہی رہے اور جب الحاج صالح عبدالقادر عودہ اپنے اہل وعیال، والدین اور برادران سمیت داخل احمدیت ہو گئے تو وہ بھی مستقل طور پر کبابیر میں آ گئے اور پوری عمر کتاب اللہ کی تعلیم اور خدمت سلسلہ میں گذار دی۔ کبابیر میں 1935ء میں احمدیہ پریس قائم ہوا۔ اس زمانہ میں وہاں بجلی نہ تھی اور یہ پریس ہاتھ سے چلانا پڑتا تھا۔ حضرت حاجی صاحب کم و بیش پندرہ سال تک یہ خدمت بجالاتے رہے۔ مولانا محمد شریف صاحب مبشر بلاد عربیہ کا بیان ہے:۔

"کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ ...... گذشتہ واقعات بھی پریس مین کو سناتے جاتے یا اسے کہہ دیتے کہ میرا آج کا سبق (یعنی قرآن شریف کا ایک صفحہ) اچھی طرح حفظ نہیں اس لئے تم مجھے ساتھ ساتھ قرآن شریف کی آیت بتلاتے جاؤ اور میں تمہارا کام کرتا جاتا ہوں۔

سبحان اللہ کیسی عجیب روح تھی۔ مجھے جب کبھی ان کی یہ للّٰہی خدمت یاد آتی ہے تو بے قرار ہو جاتا ہوں"

الحاج مغربی جمعہ کے علاوہ باقی ایام میں روزہ رکھتے تھے اور دعا اور شب بیداری ان کی روح کی غذا تھی۔ ان کی آمد کا کوئی دنیاوی ذریعہ نہ تھا مگر جو رقم بھی آپ کو کسی ذریعہ سے ملتی وہ آپ جمع رکھتے اور جب کوئی جماعتی تحریک ہوتی آپ وہ چندہ میں دے دیتے۔ ماہوار چندہ بھی باقاعدگی سے دیتے۔ تحریک جدید میں بھی چندے کا التزام رکھا۔ اکتوبر 1944ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے ہسپانوی زبان میں ترجمہ قرآن کی تحریک فرمائی تو اس میں بھی پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ مستجاب الدعوات تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جس قدر فوجی احباب کرنل سے لے کر معمولی سپاہی تک کبابیر کا احمدیہ مشن دیکھنے کے لئے آئے وہ آپ کی زیارت کر کے بہت متاثر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کی بلاد عربیہ میں چھپنے والی تمام عربی کتب کا گہری نظر سے آپ نے مطالعہ کیا تھا۔ عربی قصائد کا اکثر حصہ انہیں یاد تھا اور لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی جس کا ترجمہ الخطاب الجلیل کے نام سے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے فصیح و بلیغ عربی زبان میں کیا تھا آپ کو گویا ازبر تھی۔ آپ 18- دسمبر 1960ء (مطابق 30 جمادی الثانی 1380ھ) کو نماز تہجد پڑھنے کے بعد نماز فجر کے انتظار میں تھے کہ رب الکائنات کا بلاوا آ گیا اور آپ خالق حقیقی کے دربار میں پہنچ گئے۔

("تابعین رفقاء احمد" مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

اردو دان حلقوں کے لئے

حضرت اقدس کی عربی کتب کی قدسی تاثیرات و فیوضات کی ایک مختصر جھلک نمایاں کرنے کے بعد اب ذیل میں اردو دان حلقوں کے لئے حضور کے انقلاب آفریں عربی لٹریچر کے بے شمار حقائق و معارف میں سے نمونۃً "صرف پندرہ نکات معرفت سپرد قرطاس کئے جاتے ہیں جو بطور خلاصہ عربی عبارتوں سے اردو میں منتقل کئے گئے ہیں۔ یہ اس عظیم الشان گنجینۂ معرفت اور خزانہ حقیقت و طریقت کا گویا سرسری سا تعارف ہے۔ جس سے ارباب بصیرت اور آسمانی علم و دانش میں دستگاہ رکھنے والے حضرات باسانی اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت اقدس کے قلم سے نکلی ہوئی اصل پُر قوت و شوکت عبارتیں کس شان کی حامل ہیں اور کس درجہ لطیف در لطیف اور باریک در باریک اسرار و رموز سے لبریز ہیں۔

پندرہ منتخب نکات معرفت

عارفانہ دعا

اے میرے رب تجھے تیرے فضل اور چہرے کے نور کی قسم۔ مجھے اپنا جمال دکھا دے، اپنا شفاف پانی پلا اور ہر نوع کے حجاب اور غبار سے نکال لے۔

(دافع الوساوس صفحہ 5-6)

شریعت حقہ کا نہایت لطیف خلاصہ

قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت تین اقسام پر منقسم ہے اول یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انہیں انسانی آداب و حواس عطا کئے جائیں دوم یہ کہ ان کو انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق فاضلہ کے درجہ تک پہنچا دیا جائے سوم یہ کہ ان کو مقام اخلاق سے بلند کر کے محبت الٰہی کے مرتبہ تک رفعت دی جائے اور انہیں قرب، رضا، معیت اور محویت کی منزل تک رسائی عطا کی جائے یعنی اس مقام تک جہاں وجود و اختیار کا اثر معدوم ہو جاتا ہے جہاں صرف حضرت احدیت (جلشانہ) ہی کی جلوہ گری ہے۔

(نجم الہدیٰ صفحہ 7)

حقیقت دنیا یہ دنیا آنکھ کی جھپک کی طرح ہے جس کی تلخی اور حلاوت دونوں ختم ہو جاتے اور اس کی تازگی اور طراوت معدوم ہو جاتی ہے اور اس کی لذت اور عقوبت بھی باقی نہیں رہتی اسی لئے عارفوں کی آنکھ اس پر مائل نہیں ہوتی۔

(انجام آتھم طبع اول صفحہ 126 حاشیہ)

حقیقی ولایت پوری ولایت قبولیت دعا میں ہے اور اللہ کے حضور قبولیت کے سوا ولایت کے اور کوئی معنی نہیں۔

(دافع الوساوس صفحہ 399)

رحمت ربانی کے سمندر کی تلاطم خیزی
جب بندگان الٰہی میں کوئی بندہ اقوال کے ساتھ اعمال کو اور مقال کے ساتھ حال کو بھی شامل کر لیتا ہے اور ان لوگوں میں داخل ہو جاتا ہے جو قادر ذوالجلال کی محبت کا پیالہ پیتے' ذکر اللہ کے پتھر میں سے تضرع اور زاری سے آگ نکالتے اور گریہ کرنے والوں کے ساتھ روتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سمندر جوش میں آجاتا ہے (کرامات الصادقین صفحہ 85)

صفات الٰہیہ کی تجلیات صفات الٰہیہ بندے کے ایمان کے مطابق اپنا اثر دکھلاتی ہیں اور جب کوئی عارف خدا تعالیٰ کی کسی صفت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسے اپنی روحانی آنکھ سے دیکھتا اور ایمان لاتا پھر ایمان لاتا اور پھر ایمان لاتا ہے حتیٰ کہ اس میں یکسر فنا ہو جاتا ہے تو اس صفت کی روحانیت اس کے دل میں جاگزین ہو جاتی ہے۔

(کرامات الصادقین صفحہ 84)

اولیاء اللہ کے باطنی خدّوخال اولیاء اللہ بندگان الٰہی پر رحم و احسان کرنے والے' ان کی امید گاہ اور یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ انہیں ہر یک کدورت اور اندھیرے اور ہر یک ظلمانی حالت سے دور رکھا جاتا ہے۔ وہ جواہر ایمانی اور انوار سے معمور کر دئے جاتے ہیں اور ان کا صحن سینہ روحانی عجائب کی جولانگاہ ہو جاتا ہے وہ ربانی دہلیز پر گرے رہتے ہیں اور ان کی ارواح حضرت باری تعالیٰ کے سمندروں میں سجدہ ریز ہو کر ڈوبی رہتی ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 1)

قطرہ سے دریا جو شخص ذرہ بھر بھلائی کرتا ہے وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل و عیال میں برکت دے گا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔ ایک بیج جو تم دو گے تمہارے لئے کھیت ہو گا اور قطرہ پیش کرو گے تو تمہیں دریا دیا جائے گا۔

(نور الحق حصہ اول صفحہ 20-21)

آسمانی بادشاہت ہم مادی سلطنت کے طالب نہیں' نہ دنیا کی امارت چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دار فانی کے آرزو مند ہیں۔ ہم صرف اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کی کوئی انتہاء نہیں نہ زوال پذیر ہے اور نہ موت کے ہاتھوں ہی اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے ہم لوگوں کو اقتدار اور سیاست اور فرمانروائی کے ذریعہ مغلوب کرنا نہیں چاہتے بلکہ ایسے عزم کے طالب ہیں جو احکم الحاکمین مولائے حقیقی کی رضاء کے لئے نفسانی جذبات پر غالب آجائے۔

(ایضاً" صفحہ 39)

حضرت کبریاء کی ملاقات ابدال کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ جنت کی طلب محض لقاء الٰہی کی خاطر کرتے ہیں نہ کہ پرندوں کے گوشت اور انگوروں کی غرض سے۔

(سیرت الابدال صفحہ 12)

ادب کے دروازوں کا افتتاح اغیار نے اپنی طرف سے یہ شہرت دی کہ یہ شخص عربی کے ایک صیغہ تک سے بھی ناآشنا ہے اور اس سونے کے ایک ریزہ کا بھی مالک نہیں تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے اس زبان میں کمال بخشے اور اس کی فصاحت و بلاغت میں مجھے یکتائے روزگار بنا وے...... یہ دعا جناب الٰہی کی درگاہ سے قبول ہوئی جو کچھ میں چاہتا تھا وہ مجھے عطا ہوا اور مجھ پر عربیت کے نوادر اور لطائف ادب کے دروازے کھول دئے گئے۔

(نجم الہدیٰ صفحہ 20)

امام الزمان کون؟ اس زمانہ کا امام وہ شخص ہو سکتا ہے جو میدان عرفان کا شہسوار ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانات' اتمام حجت کے طریقوں اور مختلف انواع کے براہین سے مؤید ہو اور قرآن کریم کو سب سے بڑھ کر جاننے والا ہو۔

(حقیقۃ المہدی صفحہ 27)

گوشۂ خلوت اور دربار شہرت خدا کی قسم مجھے تو خلوت کی غار پسند ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ میں گوشہ تنہائی سے نکل کر لوگوں کے پاس آؤں مگر میرے رب نے مجھے نکالا حالانکہ میں فطرتاً اسے ناپسند کرتا تھا اور شہرت سے مجھے سخت نفرت تھی اور خلوت سے زیادہ لذیذ چیز کوئی نہ تھی پس اس میں میرا کیا جرم ہے کہ میرے رب نے مجھے حجرہ سے نکال کر لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کر دیا ہے۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ 91)

وادی سلوک کا کمال سالکوں کا سلوک اس وقت تک نقطہ کمال تک نہیں پہنچتا جب تک ان کے دلوں پر عزت ربوبیت اور ذلت عبودیت محیط نہ ہو جائے۔

(اعجاز المسیح صفحہ 73)

آسمانی دفتر میں نام آسمان کے دفتر میں انہی کا نام لکھا جاتا ہے جو دنیا سے منقطع ہو جاتے ہیں پس کوشش کرو کہ تمہارا نام آسمان میں لکھا جائے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 135)

خدا کرے ہم ان بیش قیمت نکات معرفت کو اپنی آنکھوں میں بٹھائیں' روح میں بسائیں اور دل میں جگہ دیں تا نہ صرف ہمیں محبت الٰہی کا نور حاصل ہو جائے بلکہ پوری زمین خدا کے نور سے جگمگا اٹھے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فوٹو صبح بنوائیں ★ شام کو لیں
نیشنل فوٹو سٹوڈیو
نزد پولیس سٹیشن ملتان کینٹ
061-549035

ظفر فرنیچر مارکیٹ (اگلیانہ)
فضل الٰہی روڈ کھاریاں
پروپرائیٹر: منظور احمد کھوکھر
شوروم 511983 PP
رہائش 511244

خان ڈیزل لیبارٹری
بالمقابل جی ٹی ایس اڈا
سٹیزن سکوائر ڈیرہ اڈہ ملتان
پروپرائیٹر: نثار احمد خان
فون: 547406

عروج ٹیلرز
سلائی زری سلمہ ستارہ کے کام کا مرکز
نزد پولیس سٹیشن ملتان کینٹ
پروپرائیٹر: عبد الباسط چوہدری
نمبر 061-549035

چوہدری عارف ریفریجریشن ورکس
نزد ایجنسی تیل منڈی ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور

الطاہر الیکٹرک اینڈ ریپئرنگ سنٹر
ہمارے ہاں ٹی وی' وی سی آر
ٹیپ ریکارڈر' ہاؤس وائرنگ
موٹر وائینڈنگ' پلمبنگ' گیزر وغیرہ
کی تسلی بخش مرمت کا مرکز
گلی نمبر 14 طارق مارکیٹ F-6/4 اسلام آباد
پروپرائیٹرز: رانا محمد اشرف عامر' اخلاق احمد خالد
051-297509

COMMITTED TO MEET
THE NEW AGE WITH
COMPUTER AGE
COMPUTER AGE
15-16 ALLIED COMMERCIAL PLAZA
CHANDNI CHOWK, MURREE ROAD,
RAWALPINDI. Ph:423174,FAX: 453449
Email:-computerage1@hotmail.com

ماڈرن الیکٹرک کنسرن
38 - گول مارکیٹ ڈیرہ غازیخان
پروپرائیٹر: سید ایاز اسلم ہاشمی
فون دوکان: 0641-63314

مبارک پاٹری
سٹون ویئر' وائٹ سٹون
کراکری کی ہر قسم کی ورائٹی
مگ' پرچ' کپ' پیالی
وغیرہ بھی دستیاب ہیں
سروس موڑ جی ٹی روڈ گجرات
پروپرائیٹرز: ٹھیکیدار مبارک احمد' ٹھیکیدار اعجاز احمد
آفس 04331-514711
514720
رہائش 513667

پاک ربڑ انڈسٹریز
ٹائر اور ٹیوب کیلئے ولکنائزنگ میٹریل بنانے والے
ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
پروپرائیٹرز: عبد الحفیظ گھمن' امان اللہ گھمن
P.O Box : 2450
آفس 0432-550437
550919

فضل عمر سپورٹس اینڈ جنرل سٹور
ہمارے ہاں ہر قسم سامان منیاری' ہوزری' سپورٹس
سٹیشنری اور فوم کی ورائٹی دستیاب ہے۔
سپر مارکیٹ دنیا پور (لودھراں)
پروپرائیٹر: شیخ مظفر احمد اینڈ سنز
06518-2052

الشیخ ٹریڈرز
ریلوے روڈ دنیا پور (لودھراں)
پروپرائیٹر شیخ احمد احسن
06518 - 2559

باجوہ میڈیکل سٹور
ہر قسم کی انگریزی و دیسی
ادویات - جڑی بوٹی
عرقیات - مربہ جات
بارعایت خریدیں
بازار حکیماں ظفروال
فون دوکان: 0432-538325
رہائش: 538250
پروپرائیٹرز: ثناء اللہ باجوہ - اسد اللہ باجوہ

مرتبہ۔ منصور احمد مبشر مربی سلسلہ

تم بھی اے کاش کبھی دیکھتے سنتے اس کو
آسماں کی ہے زباں یارِ طرحدار کے پاس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات 98ء کے مضامین

"براہ راست مجھ سے سنا کریں اس سے دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی"

خطبہ جمعہ 2۔ جنوری 1998ء

حضور نے سورۃ الحدید کی آیات 6 تا 8 کی تلاوت کے بعد وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ قبل ازیں حضور انور نے MTA کے ذریعہ صلِّ علیٰ کے ساری دنیا میں درود جاری ہو جانے کے انعام کا ذکر فرمایا۔

حضور نے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے متعلق ملنے والے پیغامات اور خطوط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بہت ضخیم پلندہ ہے اور ساری جماعت ان کے لئے دعاگو ہے۔

حضور نے مذکورہ بالا آیات قرآنیہ کا ترجمہ اور تشریح پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت کا بیان ہے۔ ایک حدیث نبویؐ کے حوالہ سے حضور نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ پس ایسی نیکیوں میں اپنے بیوی بچوں اور ماحول کو بھی شامل کیا کریں۔ وقف جدید اپنے 43 ویں سال میں داخل ہوئی ہے۔ 1997ء کے اختتام تک اس میں دس لاکھ 82 ہزار 398 پاؤنڈز وصولی ہوئی۔ حضور نے مزید تقابلی جائزے بھی پیش فرمائے۔ امریکہ کی جماعت اس دفعہ اول رہی۔ حضور نے کثرت سے وقفِ جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھانے کی طرف تاکیدی ہدایت فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ اب ہر جماعت میں نئے آنے والوں کے لئے وقف جدید کا ایک الگ سیکرٹری مقرر ہو۔ جو خالصتاً ان پر کام کرے جس کا عہدہ سیکرٹری وقف جدید برائے نومبایعین ہو۔

آخر پر حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر نیکی کے میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق بخشے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 16 مارچ 98ء)

خطبہ جمعہ 9۔ جنوری 98ء

حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت 187 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ جمعہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ تمام دنیا کے مخالفین کو جو شرارت میں پیش پیش تھے میں نے 10۔ جنوری 1997ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ آج ایک سال کے بعد دس رمضان المبارک ہے ہماری کامیابیاں کھلی کتاب ہے جسے دشمن پڑھ سکتا ہے پڑھ رہا ہے اور بے چین ہے اور خطرناک تدبیروں میں مصروف ہے۔ حضور نے اس مباہلہ کے ضمن میں 10 جنوری 97 کے خطبہ جمعہ سے بعض فقرات پڑھ کر سنائے جو بعینہ پورے ہوئے اور یہی صورت اگلے سال بھی جاری رہے گی۔

حضور نے مباہلہ کے سال کو افراد جماعت کی دعاؤں سے کامیاب بنانے کا ذکر بھی فرمایا۔

فرمایا دشمن کے منصوبے پوری شدت سے جاری ہیں اس لئے خدا نے میرے منہ سے اگلا سال بھی شامل کروا دیا۔ فرمایا اب سینی گال میں ڈاکار سازشوں کا اڈہ بن رہا ہے فرمایا ہمیں سب باتوں کی خبر ہو جاتی ہے۔

حضور نے بڑے پرشوکت الفاظ میں فرمایا کہ 97ء کی طرح 98ء کا سال بھی ہمارا ہے ہمارا رہے گا اور کوئی دنیا کی طاقت اسے ہمارے ہاتھ سے چھین نہیں سکتی۔

بعد ازاں حضور نے رمضان المبارک کے حوالے سے بعض احادیث پیش کرتے ہوئے ان کی ضروری تشریح بیان فرمائی مثلاً کہ جھوٹ کو ہر سطح پر ترک کر دو۔ اسی طرح رمضان میں شیطانوں کے جکڑے جانے کے متعلق حدیث نبوی کے مطالب کو بھی واضح فرمایا۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 23۔ جنوری 98ء)

خطبہ جمعہ 16 جنوری 98ء

حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت واذا سالک عبادی..... کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ رمضان کے دن جو تیزی سے گزر رہے ہیں یہ دن اب تھوڑے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم جلد میری باتوں کی طرف توجہ کرو گے تو میں قریب کھڑا ہوں 'فوری جواب ملے گا۔ فرمایا یہ آیت ہمیشگی کا مضمون رکھتی ہے لیکن رمضان میں قرب کا جو مضمون ملتا ہے وہ اور کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح مختلف احادیث نبویہ سے رمضان المبارک کے مختلف فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روزہ دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔ جو شخص اس نیت سے روزہ رکھتا ہے کہ اسے اللہ کا چہرہ نصیب ہو جائے ناممکن ہے کہ وہ چہرہ آگ دیکھ سکے۔ ایک اور حدیث میں جو آیا ہے کہ جو شخص ایمان اور احتساب کے ساتھ روزے رکھتا ہے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس میں احتساب کے معنی محاسبہ کے ہیں۔ یہ احتساب ہی ہے جو انسان کو ایسا پاک صاف کرتا ہے گویا اس کو اس کی ماں نے نیا جنم دیا ہے۔

حضور نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات بھی پیش کیں جن میں رمضان المبارک کی فضیلت کا ذکر ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں کھانے کی زیادتی نہیں بلکہ کمی اس کا حق ادا کرتی ہے روزہ کا زور جسم پر ہے اور نماز کا روح پر۔ روزے کا مقصد نماز کا قیام اور نماز کی حالت کو درست کرنا ہے۔ پس اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بیکار ہے۔

فرمایا آج کے رمضان میں عہد کریں کہ خدا کی خاطر مشقتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ وہ مشقت ہے ہی نہیں۔ جو اس کی خاطر خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 4 جنوری 99ء)

خطبہ جمعہ 23 جنوری 98ء

حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت واذا سالک عبادی کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ آج جمعۃ الوداع ہے اور میں اس جمعہ کو جمعۃ الاستقبال بنانا چاہتا ہوں۔ وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ روزہ' نیکیوں اور ذکر الٰہی کو چھٹی دے دی جائے وہ اسے جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں کی فطرت انہیں اس جمعہ میں شامل ہونے کے لئے مجبور کرتی ہے جنہیں عام طور پر نمازوں ذکر الٰہی اور نیکیوں کا موقعہ دوران سال نہیں ملتا۔ وہ اس جمعہ کو خدا حافظ کہنے کے لئے آئے ہیں۔ مگر میں اس انتظار میں رہتا ہوں کہ وہ یہاں آئیں تو کچھ نیکی کی باتیں ان کے کانوں میں پڑیں۔ حضور نے نصیحتاً فرمایا کہ جن کا سارا سال اور رمضان کا اکثر حصہ ضائع ہو گیا وہ اب بھی کمر ہمت کس لیں اور آخری عشرہ کو آنحضور ﷺ کی سنت کی پیروی میں زندہ کر دیں۔ ان دنوں میں خدا قریب آجاتا ہے۔ ان آخری دنوں کا استقبال کریں تو یہ برکتیں آپ کے گھر آکر بھی ٹھہر سکتی ہیں۔ حضور نے آنحضرت ﷺ کے اعتکاف سے متعلق روایات کے حوالے سے اعتکاف کی کیفیت کا بیان کیا اور مثال دی کہ معتکفین میں سے کسی کو بلند آواز سے (بیت) میں دوران اعتکاف قرأت القرآن' بالجہر کی اجازت بھی نہیں ہے کہ نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے۔

فرمایا کہ آج ساری دنیا کثرت سے میرا پیغام سن رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میری آواز دنیا کو جگا دے گی آپ نے حضرت مسیح موعود کے مسلسل لمبے عرصے تک روزے رکھنے اور اس کے نتیجہ میں خاص انوار الٰہی کے حصول کا ذکر بھی فرمایا۔ یہ روزے حضرت بانی سلسلہ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع رکھے تھے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ۔ 18۔ جنوری 99ء)

خطبہ عید الفطر

30۔ جنوری 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 103 اور 104 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ ان آیات کا خلاصہ تقویٰ ہے تقویٰ کی بار بار تعلیم دی گئی ہے اور یہی سارا رمضان ہم باتیں کرتے آئے اور محنت کرتے رہے کہ جس طرح بھی ہو ہر احمدی کا دل تقویٰ سے بھر جائے۔ پس آج عید کے خطبے میں اول طور پر اس طرف جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ سارا رمضان جو محنتیں کی ہیں ان کا خلاصہ یہ تھا کہ ہمیں تقویٰ نصیب ہو۔ اسی تقویٰ کو آگے بڑھانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض احادیث بیان فرمائیں جو تقویٰ کی طرف بلا رہی ہیں۔

اگر آپ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کے خواہاں ہیں تو دل کو تقویٰ سے بھر لیں اور اس بات سے مستغنی ہو جائیں کہ آپ کا تقویٰ دنیا کی نظر میں ہے کہ نہیں۔

(مطبوعہ الفضل 11۔ جنوری 99ء)

خطبہ جمعہ 30 جنوری 98ء

حضور انور نے آج جمعہ اور عید کا دن اکٹھا ہونے کی وجہ سے مختصر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ سورہ الجمعہ کی آیات دس اور گیارہ کی تلاوت فرمائی۔

اور فرمایا یہاں جمعہ کا ہر مفہوم مراد ہے۔ حضرت مسیح موعود کا زمانہ بھی جمعہ کا زمانہ ہے پہلوں کا دوسروں سے ملنے کا زمانہ ہے۔ وقف زندگی کی تحریک بھی اسی میں داخل ہے جب بھی تمہیں خدا کے ذکر کی طرف بلایا جائے تو سب چیزیں چھوڑ دیا کرو اور اس آواز پر لبیک کہا کرو اور ظاہری معنوں میں بھی یہی حکم ہے جیسا کہ حکم ہے کہ نماز پڑھی جا چکی ہو تو پھر تمہیں اجازت ہے کہ تم زمین پر پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل ڈھونڈو اور بکثرت اس کا ذکر کیا کرو۔

فرمایا پس آج کی نصیحت یہی ہے عید کی دوسری خوشیاں منائیں مگر خدا کے ذکر کثیر کو یاد رکھیں۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 11 جنوری 99ء)

خطبہ جمعہ 6 فروری 98ء

حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیات 15 تا 24 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے مکالمے میں کہا کہ میں صرا

مستقیم پر بیٹھ کر تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ شیطان بیٹھتا ہی صراط مستقیم پر ہے جو پہلے ہی ٹیڑھی راہوں پر چل رہا ہو شیطان کو اسے بہکانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ شیطان صراط مستقیم پر ہر بھیس میں آتا ہے اور ہر جہت سے آتا ہے۔ یہ کھلی تنبیہہ شیطان کے طریقہ واردات کی اتنی وضاحت، تسلسل اور ربط کے ساتھ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملے گی۔ فرمایا کہ ان آیات میں شیطان سے بچنے کا راز بتایا گیا ہے۔ پس بڑی باریکی سے اپنی زندگی کے معمولات کا جائزہ لیتے رہیں۔ شیطان ہمیشہ اس انتظار میں رہتا ہے کہ لوگوں کے درمیان تفریق کرے سارے جھگڑے بری باتوں سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے اللہ نے اپنے بندوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ ہمیشہ اچھی بات کیا کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ ہر بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے حضور نے فرمایا کہ یہ عزم لے کر دعوت الی اللہ کی راہ میں سفر کرنا ہے لیکن اس شعور کے ساتھ کہ ہمارے بیان سے کسی کو تکلیف نہ ہو اس کے باوجود اگر دشمن خلاف ہوتا ہے تو پرواہ نہ کریں۔ جب دشمن بات نہیں مانے گا تو آپ اس کا غم محسوس کریں گے اور وہ غم صبر اور دعاؤں میں تبدیل ہو جائے گا۔ اگر آپ اس طرح سفر کرتے ہیں تو یہ ہتھیار دل جیتنے والے ہیں۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 20- اپریل 98ء)

خطبہ جمعہ 13 فروری 98ء

حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت 106 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے جتھوں پر فخر کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی فکر کریں یہ نہ ہو کہ ان کے جتھے خدا کے حضور رد کر دیئے جائیں۔ فرمایا اس صورت میں ایک سیکنڈے نیوین ملک خاص طور پر میرے ذہن میں ہے جہاں جماعت کے نظام کے خلاف جتھے ہیں جو ضرور بالضرور ٹوٹیں گے۔ اس کے بالمقابل اگر دس افراد بھی ٹھیک ہیں تو اللہ اور جماعت کی نظر میں وہی مقبول ہیں۔ جرمنی میں بھی ابتداء میں بڑے مغرور جتھے تھے۔ میں نے خدا کی تائید سے ان پر ہاتھ ڈال کر انہیں تحلیل کر کے ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے۔

بعد ازاں حضور نے حضرت بانی سلسلہ کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے اور ضروری وضاحتیں فرمائیں اور فرمایا کہ میرے نزدیک جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانے میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے۔

حضور نے نشے کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عادت، جس چیز کی بھی پڑ جائے وہ عادت اپنا غلام بنا لیتی ہے اور یہ نشہ ہے اور بہت سی بیماریاں عادات سے تعلق رکھتی ہیں اور دنیا میں اکثر جرائم قوموں کی مختلف عادات کی بناء پر ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج ساری دنیا میں جو بحران پیدا ہو رہے ہیں ان کے ذمہ دار حد سے زیادہ عیاشی میں زندگی بسر کرنے والے لوگ ہیں۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 27- اپریل 98ء)

خطبہ جمعہ 20- فروری 98ء

حضور انور نے سورہ آل عمران کی آیت 186 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ زندگی اور موت کا فلسفہ بیان کر رہی ہے۔ حضور نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جاری سلسلہ اقتباسات حضرت بانی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ ایمان کوئی ایسی چیز نہیں جو دور کا واہمہ ہو۔ اللہ کی ذات پر سچا ایمان ہو تو اللہ آپ کی ذات میں سکونت پذیر ہو جاتا ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے نئی زندگی ملے اور میں گناہوں سے پاک ہو جاؤں لیکن ایسے شخص کے لئے یہ ایمان بھی ضروری ہے کہ جیسے جنت حق ہے ویسے جہنم بھی حق ہے اور جسے یہ یقین ہو جائے وہ آگ سے دوری کا سفر اختیار کرے گا۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کے روح پرور ارشادات اور پر حکمت نصائح کے بیان پر فرمایا کہ یہ ایک عارف باللہ کا کلام ہے ان نصائح کو غور سے سنیں خصوصاً آپ کے ملفوظات کو جس کی ایک جلد بلکہ بعض اوقات ایک فقرہ ہی انسان کی ساری زندگی میں پاک تبدیلی کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ نے فرمایا کہ صادق کے ساتھ رہو کہ تقویٰ کی حقیقت تم پر کھلے اور توفیق ملے۔ جو اچھے لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں ان کی توفیق بڑھا کرتی ہے۔ نیز فرمایا کہ ہماری جماعت کے لئے سب سے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 4 مئی 98ء)

خطبہ جمعہ 27 فروری 98ء

حضور انور نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 20 تا 22 کی تلاوت کی اور ان کا مختصر تشریحی ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دور میں جماعت کی تربیت کے لئے ان آیات کو میں نے بہت ہی اہم اور راہنما پایا ہے۔ جماعت سویڈن کے متعلق حضور نے فرمایا کہ وہاں کے جو خاندان گزشتہ خطبہ میں میرے مخاطب تھے ان میں سے اکثر اللہ کے فضل سے واپس جماعت میں لوٹ آئے ہیں اور ان کے خطوط جو مجھے ملے ہیں اس سے یقین ہے کہ آئندہ انشاء اللہ ان کی طرف سے مجھے دکھ نہیں دیا جائے گا۔ حضور نے اس سلسلہ میں حدیث نبوی بیان فرمائی جس میں اس مسافر کا ذکر ہے جس کی اونٹنی دوران سفر صحرا میں کھو گئی پھر اسے مل گئی۔ اس حدیث کے ذریعہ توبہ کے نتیجے میں خدا کی اپنے بندے سے خوش ہونے کے مضمون پر روشنی پڑتی ہے۔ حضور نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں آپ نے فرمایا ہے کہ انسان کی آرزوئیں اور تمناؤں کے مطابق زندگیاں نہیں ڈھالی جاتیں۔ تمام بے چینیاں آرزوؤں کی ناکامیوں پر گواہ ہیں۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 11- مئی 98ء)

خطبہ جمعہ 6 مارچ 98ء

حضور انور نے سورۃ الجاثیہ کی آیات 21 تا 23 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے جو اقتباسات میں پیش کر رہا ہوں ان آیات کا ان مضامین سے گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ "ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر دو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ......" حضور نے فرمایا کہ سارے گناہوں سے توبہ کر کے خدا کے حضور آ جانے والوں کے شیطان قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ جب خدا کو مقدم رکھا جاوے تو برکات کا نزول ہوتا ہے اسی لئے توبہ واستغفار کثرت سے پڑھنے کی تاکید آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا سچا تعلق نہ باندھا جائے تو اللہ تعالیٰ کو کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑ بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ حضور نے حضرت اقدس کے ایک اقتباس کے حوالہ سے جماعت کو تمسخر اور ٹھٹھے سے گفتگو کرنے سے پرہیز کی طرف توجہ دلائی اور لطیف اور پاکیزہ مزاح اور تمسخر اور استہزاء کے کلام میں فرق واضح فرمایا کہ تمسخر اور سفاہت کی باتیں ہمیشہ فساد پیدا کرتی ہیں۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 18- مئی 98ء)

خطبہ جمعہ 13 مارچ 1998ء

حضور انور نے سابقہ خطبات کے تسلسل میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ متقی وہ ہے جس کا تقویٰ خدائی نشانوں سے ثابت ہو۔ ہر قوم سے نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ جب بھی انسان نفس کی غلامی سے طیش میں آتا ہے تو عقل خراب ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کو کبھی غصہ نہ آئے۔ ہر کام اپنے وقت پر ہی درست ہوتا ہے۔ تاہم فوری فیصلے سے باز رہنا چاہئے۔ صبر سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ ہر خطرہ اور دکھ میں رسول اللہ ﷺ کا اسوہ اختیار کرنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ تجنید میں شامل ہو کر خود کو جماعت میں شمار کرنا کافی نہیں۔ فرمایا آپس میں محبت کرو اور اتلاف حقوق نہ کرو دیوانوں کی طرح خدا کی راہ میں ہو جاؤ اس کے بغیر دنیا کے لوگوں سے ماں کی طرح محبت نہیں کی جا سکتی۔ دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم وہ جماعت ہو جس کو اللہ نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 25 مئی 98ء)

خطبہ جمعہ 20 مارچ 98ء

حضور انور نے آیات قرآنی کے حوالہ سے روز قیامت انسان کے آسان حساب کا مضمون بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے آسان حساب کا ایک راستہ یہ متعین فرمایا ہے کہ ہر مشکل و مصیبت اور غم کو اہل ایمان کے اعمال نامے میں جزاء کے طور پر لکھا جاتا ہے گویا جتنی زیادہ تکلیفیں آئیں گی اتنا ہی حساب آسان ہوگا۔ حضرت بانی سلسلہ نے آسٹریلوی سیاح ڈکسن کو جو نصائح فرمائی تھیں حضور نے ان میں سے بعض حصے پڑھ کر سنائے مثلاً وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اور مجھے مامور کیا ہے کہ میں ساری دنیا کو اس لعل تاباں کی راہ دکھاؤں۔ حضور نے ارسطو کے کائنات پر غور و فکر کرنے کے طریق کو سراہا اور اس کو سچا فلاسفر بتایا جس نے کائنات پر غور کیا تو کہا کہ اس کی ایک وجہ اول ہونی چاہئے یعنی خدا کا وجود۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ میں اس سے بلند تر مقام پر لیجانا چاہتا ہوں اور ذاتی تجربوں کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے اور جس راستے کی طرف بلا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے اس بات کو ثابت کرو کہ تم میری جماعت ہو۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ پر اعتراض کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اسی لئے ایسے احمدیوں کو نظام جماعت سے خارج کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جو اصلاح کے امکانات ختم ہونے کے نتیجہ میں ایک انتہائی اقدام ہے۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ پاک زندگی کے لئے، محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے جس کا انجام فرشتوں کی سی زندگی حاصل کرنا ہے۔ فرمایا کہ میرے لئے باعث رحمت بنو تم وسیلہ بنو کہ لوگ مجھ تک پہنچیں۔ اور مخالفوں کو اعتراض کا موقعہ نہ دو۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ یکم جون 98ء)

خطبہ جمعہ 27 مارچ 98ء

حضور انور نے پاکستان کے احباب جماعت کو مجلس مشاورت کے حوالے سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا۔ فرمایا کہ دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے رحمت کی صفت بہت ضروری ہے۔ کلام الٰہی نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ ہر دائرہ کار کا نگران اپنے ماتحتوں کے لئے دعا کرے اور محبت کے ساتھ کرے اس کے بغیر دنیا امت واحدہ نہیں بن سکتی۔ جماعت کا دائرہ اب 160 ممالک تک پہنچ چکا ہے۔ ہم کو ہر انسان سے محبت کر کے ان کے لئے دعائیں کرنا ہے۔ مجلس شوریٰ پاکستان کو یاد رکھنا چاہئے کہ مخالف ہوائیں بھی چل رہی ہیں جو برعکس نتیجہ ظاہر کرنا چاہتی ہیں۔ ہم نے سب نومبائعین کو بھی اور پرانے احمدیوں کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آسمان سے مدد کی اور یہ توفیق آج دنیا میں کسی اور جماعت کو حاصل نہیں کہ چوبیس گھنٹے اس کو ایک امام کی راہنمائی حاصل ہو۔

حضور نے مشورے کے نظام کی اہمیت بیان

پولرائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹوگرافی۔
یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ
کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو ٹائم
4۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائیٹر عطاء المنان

کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر سطح پر مشورے ہونے چاہئیں شوریٰ کے لئے چلنے سے پہلے بھی اور واپس جا کر بھی۔ مشوروں اور فیصلوں پر عمل کرنے کے سلسلے میں حضور نے کلام الٰہی کے حوالے سے فرمایا کہ جب فیصلہ ہو جائے تو پھر پورے عزم سے اس پر عمل کیا جائے۔ اور عزم کے لئے توکل بہت ضروری ہے۔ فرمایا کہ عزم میں جتنا تقویٰ ہوگا اتنا عزم مضبوط ہوگا۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 8 جون 98ء)

خطبہ جمعہ 3- اپریل 98ء

حضور انور نے کلام الٰہی کی روشنی میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ متقیوں اور فجار سے کبھی بھی ایک سا معاملہ نہیں کرتا۔ متقی بچائے جاتے ہیں اور بد کا انجام اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جہنم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایک ایسا دل پیدا کرو جو مسکین اور غریب ہو۔ چنانچہ دنیا میں جب بھی کوئی خدا کا بندہ آتا ہے تو مسکین اور غریب اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ دینی احکام پر اس طرح عمل کرو جس طرح ایک بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے جسے معلوم ہے کہ اس کی والدہ کبھی غلط حکم نہ دے گی۔ اسی طرح حضرت بانی سلسلہ کے غلام جانتے ہیں کہ آپ بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد ہیں۔ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے سچائی کے نور سے اپنے نفس کو دیکھے۔ جس سے سچائی پیدا ہوگی اور اس کی بدیاں زائل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اس لئے سچائی کے اظہار میں کبھی تردد نہ کرو کہ ہمارے اندر یہ بدیاں موجود ہیں۔ حقیقت پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ حقیقت پر قدم ماریں اور سائنس کی تمام دریافتوں کی یہی بنیاد ہے۔ فرضی تجویزیں اور خالی تجویزیں کام نہیں دے سکتیں۔ جماعت احمدیہ نے دنیا بھر کو سچائیوں کی راہ پر ڈالنا ہے اور بدیوں سے بچانا ہے اور یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اگر اللہ کی طرف سے سہارا نہ ہو تو یہ کام ہونا ممکن نہیں ہے۔ فرمایا کہ ہم تقویٰ سے ہی خدا کو راضی کر سکتے ہیں۔ ہر اک نیکی کی جڑ تقویٰ ہی کو قرار دیا گیا ہے۔ تقویٰ یہی ہے کہ تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانا۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 15 جون 1998ء)

خطبہ عید الاضحیہ
8- اپریل 98ء

حضور نے خطبہ عید الاضحیہ میں احباب جماعت کو قربانی کی حقیقی روح کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ہم قربانیاں کرتے ہیں اسی طرح خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ قربانی کو تڑپتا دیکھ کر دل میں خیال آنا چاہئے کہ ہماری روح بھی خدا کے حضور اسی تڑپ سے پیش ہو۔ غریب بھائیوں کو بھی اپنی قربانیوں میں یاد رکھیں تو اللہ کی پیار کی نظر آپ پر پڑے گی۔ خطبہ عید کے بعد حضرت صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد حضور نے دہریت کا سر توڑنے والی کتاب کی تکمیل کی عظیم الشان خوشخبری سنائی اور فرمایا کہ دنیا بھر کے دانشوروں میں اس کتاب کو تقسیم کریں یہ اللہ کی تائید سے لکھی گئی ہے۔

خطبہ جمعہ
10- اپریل 1998ء

حضور انور نے قرآن کریم کی روشنی میں فرمایا کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اللہ کی کل ملکیت ہے۔ اس لئے جزا سزا کے معاملے میں اس سے کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حقیقت حال کے ہر پہلو سے محاسبہ کرے گا۔ اس لئے، بہتر ہے کہ ہر شخص اپنا محاسبہ خود کرلے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ سچے محاسبے کا آسان طریق یہ بیان فرمایا کہ اپنی زبان پر قابو رکھو۔ زبان کے علاوہ دیگر اعضاء کو بھی شر سے خالی کرنا ہوگا۔ دل ہے جس میں نیتیں پلتی ہیں۔ شرک کی نیت ہو تو سارا وجود شرک سے بھر جائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ دل کو ٹٹولتے رہو جس طرح پان کھانے والا پان کو پھیر کر ردی حصے الگ کرتا رہتا ہے۔

فرمایا کہ اپنی ردی عادات اور خیالات کو جو مخفی طور پر انسان میں پائے جاتے ہیں۔ معلوم کر کے باہر نکال پھینکو ورنہ تم خود کاٹے جاؤ گے۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ کلام الٰہی میں 500 احکام ہیں گویا یہ 500 ڈشیں ہیں اور یہ دعوت ہر عضو کے لئے قوت فراہم کرتی ہے اور جن باتوں کو ہم پابندی سمجھتے ہیں وہ پر لذت دسترخوان ہے۔ اگر انسان بے باکی سے خدا کے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے تو اس کا مواخذہ ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی کے ساتھ کلام الٰہی کا جوا اپنی گردن پر رکھ لو۔ جیسے بڑی بوڑھیاں جو سادہ دل ہوتی ہیں جن کے اندر کوئی شر نہیں ہوتا ان کو جو بات کہو مان لیتی ہیں۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 22 جون 98ء)

خطبہ جمعہ 17- اپریل 98ء

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا بھر میں جماعت کے خلاف جو کارروائیاں ہو رہی ہیں وہ حسد پر مبنی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں آپ نے فرمایا کہ بہت سے ہیں جو زبان سے اللہ کا نام لیتے ہیں۔ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اس کی راہ میں دکھ آجائے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اللہ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ جو خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو اللہ اس کے دکھ خود اٹھا لیتا ہے۔

فرمایا کہ مومن پر خدا کے غضب کی بلا نہیں پڑتی وہ بلائے ناگہانی سے بھی بچایا جاتا ہے۔ یعنی ایسی بلائے ناگہانی کہ جس سے دنیا یہ سمجھے کہ خدا نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے لطیف ارشادات پر تبصرہ کرتے ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ میرا اس کے سوا کوئی فریضہ نہیں کہ حضرت بانی سلسلہ کی بات میں آپ کے لئے آسان طریق پر بیان کردوں۔

فرمایا کہ شدید مخالفتوں کے باوجود حضرت بانی سلسلہ کی جماعت کا ترقی کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جماعت خدا کی طرف سے ہے۔ حضور نے حسد کے بارے میں احادیث بیان فرمائیں اور جماعت کو حسد سے کلیتہً توبہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اسی طرح حضرت بانی سلسلہ کے حسد کے بارے میں ارشادات بیان فرمائے کہ حسد سے اخلاقی قوتوں کا خون ہوتا ہے اور اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ روحانی حالتوں میں کسی احمدی بھائی کی نیکی اور کامیابی پر خوش ہوں۔ اگر حسد کریں گے تو یہ روحانی کوڑھ کے آغاز کی علامت ہے۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 17- اپریل 98ء)

24- اپریل 98ء

حضور انور نے احکام الٰہی کے حوالے سے فرمایا کہ جب تم اللہ کی آیات کا انکار سنو یا ان کا تمسخر اڑاتے ہوئے سنو تو وہاں سے اٹھ جاؤ اور چاہے یہ لوگ کوئی اور بات ہی کیوں نہ کر رہے ہوں ان کے پاس ہرگز نہ جاؤ۔ کیونکہ دینی غیرت اور حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ فرمایا کسوٹی یہ ہے کہ کوئی باغیرت آدمی اس مجلس میں جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا جس میں اس کے والدین کی بے ادبی کی گئی ہو۔ حضور نے ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا کہ نیک اور برے شخص کی مثال کستوری والے اور دھونکنی جلانے والے کی سی ہے۔ کستوری والا اگر کستوری نہ بھی دے تو اس کی خوشبو ضرور مل جائے گی اور دھونکنی والا یا آپ کے کپڑے جلائے گا ورنہ کم از کم اس کا بدبودار دھواں آپ کو ضرور پہنچے گا۔ اس حدیث میں قطعیت سے بیان کیا گیا ہے کہ برے لوگوں کی صحبت کا تصور بھی نہ کرو۔ فرمایا دنیا بھر کے احمدیوں کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے جو حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کے نمونہ پر عمل کرتے ہوئے صبر کے ساتھ اللہ کے حضور گریہ وزاری سے اس کی مدد طلب کی جائے جو روحانی انقلاب پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ حضور نے لیکھرام کے حضرت مسیح موعود کو سلام کرنے اور آپ کے سلام قبول کرنے سے انکار والا واقعہ پیش فرمایا کہ یہ دینی حمیت اور غیرت کے خلاف تھا کہ گستاخ رسول کا سلام قبول کیا جاتا۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 29 جون 98ء)

خطبہ جمعہ یکم مئی 98ء بیلجیئم

حضور انور نے فرمایا کہ مجلس شوریٰ کا نظام پھیل رہا ہے اور میری کوشش ہے کہ یہ نظام مرکزی روایات کے ساتھ پروان چڑھے۔ حضور نے اس سلسلہ میں جرمنی کی جماعت کو اپنے ہاں نظام شوریٰ میں اصلاحات کی نصائح فرمائیں۔ اسی طرح سویڈن کی جماعت اور ان کی ملکی سالانہ مجلس شوریٰ کا ذکر بھی حضور نے فرمایا۔

حضور نے احادیث کے حوالے سے فرمایا کہ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے اس پر اللہ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور جو لوگ اس نزول ملائکہ کے عادی ہوں اور ذکر الٰہی کی مجالس کے عادی ہوں وہ بدوں کی مجالس کی طرف جا ہی نہیں سکتے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جس میں یہ صفت ہو کہ جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر کرے اس کو ایمان کی حلاوت اور مٹھاس نصیب ہوتی ہے۔ معاشرے کی بہت سی خرابیاں اس پر عمل کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ ایک اور حدیث کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ اللہ کی محبت میں ساری محبتیں آجاتی ہیں اور ساری دنیا کے مسائل کا حل اس میں آجاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا اصل مقصد اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے اور اللہ کا قرب آنحضورؐ کے قرب کو چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایمان اور ارتقاء کے مدارج تبھی حاصل ہو سکتے ہیں جب نیک ساتھی کی صحبت حاصل کی جائے۔ یہ مدارج سچوں کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ فرمایا مامور من اللہ سے چمٹے رہو کیونکہ وہ حسب موقع بیماروں کی اصلاح کرتا ہے۔

حضور نے تمام دنیا کے احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ صحبت صالحین کا سبق آج اپنے پلے باندھ لیں پھر آپ کو کلام اللہ کی سچی معرفت نصیب ہوگی جو آنحضرتؐ کے کردار کے حوالے سے حاصل ہوگی۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 13- جولائی 98ء)

خطبہ جمعہ 8 مئی 1998ء

حضور انور نے گزشتہ خطبے کے تسلسل میں صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ جب کسی نیک انسان کے پاس بیٹھو تو اس کے نیک خیالات دل پر نیکی کا اثر ڈالتے ہیں۔ حضور نے اپنے بچپن کے تجربات کے حوالے سے فرمایا کہ بعض رفقائے حضرت بانی سلسلہ خاموش بھی رہتے تھے مگر ان کی محفل میں بیٹھنے سے دل میں نیک خیالات پیدا ہوتے تھے۔ جبکہ بدوں کی صحبت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اس کے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ آپ نے اسے اپنی سیٹ بدلنے کی نصیحت فرمائی اس کے بعد سے اس کے دل سے دہریت کے خیال جاتے رہے۔

حضرت بانی سلسلہ نے صحبت صالحین اختیار کرنے کی خاطر مرکز سلسلہ میں بار بار آنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ فرمایا اب جماعت کروڑوں میں داخل ہو چکی ہے لہٰذا اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیہ ٹیلی وژن عطا کر دیا ہے۔ اس کے ذریعہ سے دور بیٹھے والوں کو یہی احساس ہوتا ہے کہ جیسے مجلس میں بیٹھے ہوں۔ فرمایا دور بیٹھے لوگ کم از کم اس خطبہ سننے کا اہتمام کریں تو صحبت صالح حاصل کرنے کی بات پوری ہو سکتی ہے۔ فرمایا کہ جو لوگ سوالوں کے جوابات کے لئے خط لکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ میری سوال و جواب کی مجالس، درس کلام الٰہی اور بچوں کے پروگراموں میں ایسے تمام سوالوں کے جوابات

کثرت سے کیسٹوں میں موجود ہیں۔ جنہیں سننے سے ہر سوال کا جواب دینے کی مہارت پیدا ہو جائے گی۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 20- جولائی 98ء)

خطبہ جمعہ 15 مئی 98ء

سالانہ اجتماع انصار اللہ

جرمنی

حضور انور نے آیات قرآنی کے حوالے سے انصار کو نصیحت فرمائی کہ جتنے بھی سانس زندگی کے باقی ہیں وہ خدا کے حضور پیش کردو اس طرح کہ جان ہی بیچ دی ہو۔ اس طرح انسان اللہ کی رحمت کے پروں کے نیچے آجاتا ہے۔ حضور نے ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا کہ ایک شخص نے شکایت کی کہ میرا بھائی ہر وقت حضورؐ کی خدمت میں حاضر رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ حضرت نبی پاکؐ نے فرمایا کہ کیا خبر کہ تجھے جو رزق دیا جا رہا ہے وہ اس کی وجہ سے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اس حدیث میں تمام خدمت دین کرنے والوں کے لئے اور واقفین زندگی کے لئے ایک بھید ہے۔ اور ان خدمت گاروں کے رشتہ داروں کے دل میں کبھی یہ بات نہیں آنی چاہئے کہ یہ لوگ ان پر بوجھ ہیں۔

حضور نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالہ سے فرمایا کہ بعض لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کی خاطر جان بیچ دیتے ہیں۔ یہ جان لحہ لحہ زندہ ہونے والی اور خدا کے حضور مرنے والی جان ہے۔ بعض واقفین کسی خاص لحہ عشق میں جان بیچتے ہیں اور پھر فراموش کر جاتے ہیں۔ ایسے شخص کو اللہ کی رضا میں وہ لذت نہیں ملتی۔ حضور نے فرمایا کہ میں گہری اور ٹھہر جانے والی حقیقی لذت کی طرف بلاتا ہوں۔

حضور نے استقامت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد سنایا اور فرمایا کہ جرمنی جماعت بھی ان میں شامل ہے۔ جو اپنی جان اور مال کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ فرمایا ہر خدمت اپنی ذات میں جزاء ہے۔ سچا احمدی وہ ہے جو اپنی تمام طاقتوں کو مادام الحیات خدا کی راہ میں وقف کردے تا حیات طیبہ عطا ہو۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 98ء)

خطبہ جمعہ 22- مئی 98ء

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

جرمنی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان احباب جماعت کو پر زور الفاظ میں مالی قربانی کی تحریک فرمائی جو توفیق کے مطابق قربانی نہیں کر رہے۔ فرمایا یہ ضروری ہے کہ ایسے لوگ اپنا حال درست کریں اور ماہ بماہ ادائیگی کریں۔ فرمایا کہ اس خطبے کی مخاطب ساری دنیا کی جماعتیں ہیں۔ جرمنی کی اکثریت سے مجھے گلہ نہیں جرمنی میں اس کا مخاطب کون ہے۔ اس کا فیصلہ خود سننے والے کریں۔ حضور نے آیات قرآنی کے حوالے سے فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بخل سے کام لو گے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لو گے۔ جس کا روحانی اور مالی نقصان بھی پہنچے گا۔ فرمایا کہ حکمت کی یہ بات پلے باندھ لو کہ جو خدا کی خاطر تنگی برداشت کرتا ہے خدا اسے کبھی تنگی میں نہیں رہنے دیتا۔ تاہم اس نیت سے مالی قربانی نہ کریں کہ اللہ ضرور دے گا۔ اس سے آپ کی نیکی میلی ہو جائے گی۔ فرمایا کہ اگر تم مالی قربانی نہ بجالاؤ گے تو خدا کسی اور قوم کو تمہاری جگہ لے آئے گا۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سات سوگنا اجر دے گا۔ اور آخرت کا اجر تو اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ ماہ بماہ ادائیگی ضروری ہے۔ فرمایا کہ دین کے ہر پہلو پر خرچ کرو اس سے تمہاری عزت ہوگی۔ خدا کے دین کی خاطر زندگی کے آخری سانس تک خرچ کرتے رہو اور کبھی یہ نہ سمجھو کہ ہم نے کوئی نیکی کی ہے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 3- اگست 98ء)

خطبہ جمعہ 29 مئی 98ء

حضور انور نے ہندوستان اور پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان نے عدل کی قرآنی تعلیم سے روگردانی کی ہے۔ اگر ہندوستان اپنے عوام کی غربت کا خیال کرتا تو یہ دھماکے نہ کرتا۔ اب جوابا ایٹمی دھماکہ کرنا پاکستان کا حق تھا۔ لیکن اس کے نتیجے میں دونوں ملکوں کے عوام اب مزید غربت اور بھوک کی چکی میں پیسے جائیں گے۔ دونوں ملکوں کے مسائل کا حل قرآنی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔ قرآنی تعلیم بیان کرتے ہوئے میں کسی کی جانب داری نہیں کر رہا۔ ہندوستان جن بڑی طاقتوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے وہ دھوکا دینے والی طاقتیں ہیں۔ یہ پاک و ہند میں جنگ شروع کروا دیں گے نتیجتاً دونوں ملکوں کی معیشت تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ اسرائیل نے دھمکی دی تھی کہ وہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرکے انہیں تباہ کردے گا۔ اس خطرے سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ پاکستان اور ہندوستان کی لیڈر شپ کو عوام کی تکالیف کا احساس کرنا چاہئے۔ اس کا حل قرآنی تعلیم عدل و احسان پر عمل کرنے میں ہے۔ اگر ہندوستان نے عدل کیا ہوتا تو کشمیر کا مسئلہ کھڑا نہ ہوتا۔ پاکستان کی اقتصادی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جن لوگوں کے اثاثے پاکستان سے باہر کے بینکوں میں پڑے ہیں وہ بالکل غیر محفوظ ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ان اکاؤنٹس کو ملک میں لاکر ملک کی اقتصادی صورت حال کو بہتر بنایا جائے۔ حضور نے ایٹمی تابکاری سے بچنے کے لئے ادویہ تجویز کیں اور دعائیں کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 17- جولائی 98ء)

★......★......★......★

خطبہ جمعہ 5- جون 98ء

حضور انور نے سورہ تحریم کی آیت نمبر 7 کے حوالے سے فرمایا کہ جماعتی کارکنوں میں معتمد کا درجہ یہ ہے کہ وہ اپنے امیر کے تابع ہو کر کام کرے۔ اسے از خود کوئی حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس مسئلے کی نہایت احسن رنگ میں تشریح فرمائی ہے اور تمام جسمانی نظام اور سیاسی نظاموں کو زیر بحث لاکر گہرائی کے ساتھ بات واضح کردی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر مراد امام الزمان ہے۔ دنیاوی حکمران اگر مذہب میں مداخلت نہ کرے تو ان کا ہر حکم ماننا فرض ہے چاہے وہ ظالم یا حد سے گزرنے والا ہو۔ دنیاوی اولوالامر کی بات جب روحانی بادشاہ کے حکم سے ٹکرائے گی تو پھر اس کی اطاعت فرض نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اطاعت ایسی چیز ہے جو سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں نور اور روح میں لذت اور روشنی آتی ہے۔ یہ بات اطاعت کرنے والے کے سوا دوسرے کو سمجھ ہی نہیں آ سکتی۔ حضور نے فرمایا اس لئے مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی ہے۔ اطاعت میں دل کی تمناؤں کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ اگر اطاعت کو چھوڑ کر اختلاف ہو اور پھوٹ پڑ گئی تو ترقی رک جائے گی۔ نبی کریمؐ کے صحابہ فرشتوں کی طرح آپؐ کی اطاعت کرتے تھے۔ فرمایا کہ ایسی اطاعت اور باہمی محبت ہی وہ چیز ہے جو انقلاب عظیم برپا کرنے کے قابل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اس پر قائم رکھے۔ آمین

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 17- اگست 98ء)

خطبہ جمعہ 12- جون 98ء

حضور نے اپنے اس خطبہ میں پاکستان میں ایٹمی توانائی کی تاریخ بیان کی اور فرمایا کہ پاکستان کے قیام اور تعمیر کے ہر مرحلہ پر احمدیوں نے غیر معمولی خدمات سرانجام دی ہیں جن میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے نام نمایاں ہیں۔

فرمایا کہ آج پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کرنے کی توفیق ملی ہے مگر بعض حلقے احمدیوں پر الزام لگا رہے ہیں کہ انہیں اس دھماکہ سے صدمہ ہوا ہے۔ یہ بالکل جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے میں احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بہت گہرا مگر مخفی کردار ہے جن کا انتخاب سابق صدر ایوب خان صاحب نے کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کئی اور قابل احمدی سائنسدانوں کے ساتھ مل کر اس کی بنیادیں استوار کیں۔ سب سے پہلے انہوں نے یورینیم کو افزودہ کرنے کے انتظامات کئے۔ حضور نے اس دور کے کئی احمدی سائنسدانوں کے نام بیان کئے جن میں مکرم شیخ لطیف احمد صاحب، مکرم مرزا منور احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، اور مکرم ڈاکٹر محمد افضل صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ اس بات کے گواہ ایٹمی توانائی کمیشن کے سابق سربراہ محترم ڈاکٹر منیر احمد خان ہیں جو امید ہے برملا اس کی گواہی دیں گے۔

حضور نے اسی تسلسل میں قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کے کردار کا ذکر تفصیل سے فرمایا۔ حضور نے جماعت کو نصیحت کی کہ وہ صبر سے کام لیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان باتوں کو اخبارات میں شائع کرائیں۔ حضور نے وزیر اعظم پاکستان کو مبارکباد دی کہ انہوں نے بالکل صحیح تشخیص کی ہے کہ اقتصادی پابندیوں سے ملک کو کوئی بڑا نقصان نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں حضور نے حکومت کو قیمتی مشوروں سے نوازا اور ملک کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 31- جولائی 98ء)

خطبہ جمعہ 19- جون 98ء

واشنگٹن امریکہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی محبت اختیار کرنے کی طرف متوجہ فرمایا اور احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے درس قرآن سے استفادہ کرنے کی طرف خصوصیت سے متوجہ فرمایا۔

حضور نے بعض لوگوں کے اس سوال کا بصیرت افروز جواب بھی دیا کہ حضرت مسیح موعود نے مختلف مقامات پر قرآنی احکام کی تعداد مختلف بیان فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ بنیادی اور تفصیلی احکام میں فرق ہے مگر ان کی گنتی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی یہ سب احکام ہمارے لئے ایک آسمانی دعوت ہیں جن پر شکر کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ جس طرح آنحضورؐ کے زمانے میں برائیاں بے شمار تھیں اسی طرح آج کے زمانے کا نقشہ ہے۔ صرف امریکہ میں رائج برائیاں ہی گنی جائیں تو پتہ چلے گا کہ ان کے مقابل پر احکام کتنے ہیں۔ فرمایا کہ بعث بعد الموت کے عقیدہ کا خدا کی ہستی سے گہرا تعلق ہے جس پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں برائیاں پھیل رہی ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد "تمام فلاح و نجات کا سرچشمہ قرآن ہے" کی وضاحت فرمائی اور اپنی ترجمۃ القرآن کلاس کی طرف متوجہ فرماتے ہوئے نصیحت کی کہ میری گزشتہ ویڈیوز حاصل کریں اور سارے گھر کے افراد مل کر اس کو سنیں۔ دس سبق بھی آپ ترتیب سے سن لیں گے تو ان سے الگ ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ حضور نے قرآن کریم کے ساتھ حقیقی محبت پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جس کو قرآن کے ساتھ حقیقی محبت پیدا ہو جائے اس کی زندگی کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 24- اگست 98ء)

سونگی الیکٹرونکس

ہر قسم کے آئی سی، ٹرانسسٹرز، کپیسیٹرز، ریزسٹرز، ٹی وی، ٹیلی فون اور ٹیپ ریکارڈرز کے سپیئر پارٹس رعایتی قیمتوں پر دستیاب ہیں (مجید احمد سونگی) بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خطبہ جمعہ 26-جون 98ء

بیت الرحمان-امریکہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ میں یہ اہم اعلان فرمایا کہ امریکہ کے متمول احمدی شرح کے مطابق چندہ دیں ورنہ ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے گا اور ان کے دس بارہ سال کے چندے ان کو واپس کر دیئے جائیں گے۔ فرمایا کہ یہ فیصلہ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ حضور نے تمام جماعت کے محصلین کو بھی شرح کے مطابق چندہ وصول کرنے کے عمل مدنظر رکھنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ جو لوگ جماعت سے اپنا معاملہ ٹھیک نہیں کریں گے ان سے میں نہ ذاتی ہدیہ لوں گا اور نہ ان کا ہدیہ میرے دل میں کوئی محبت پیدا کر سکے گا۔ ایسے لوگوں کے چندے واپس کرنے سے جماعت امریکہ کو جو مالی کمی لاحق ہونے کا اندیشہ ہے اس کا میں ضامن ہوں۔ باہر کی دنیا جماعت امریکہ کی مدد کرے گی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر امریکہ کے متمول لوگ شرح کے مطابق چندہ دیں گے تو جماعت امریکہ کو بیوت الذکر کی تعمیر کے لئے کوئی چندہ اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ دعوت الی اللہ کے لئے بھی اتنا مل جائے گا کہ سب پرانی حسرتیں پوری ہو جائیں گی۔ حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت کردہ سورۃ البقرہ کی آیات 10-11 کے حوالے سے فرمایا کہ جو چندہ کے معاملات میں اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ حضور نے رفقائے حضرت مسیح موعود کی مالی قربانیوں کی تفصیل بیان فرمائی۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ-31-اگست 1998ء)

خطبہ جمعہ 3-جولائی 98ء

سان جوزے-امریکہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بعض ممکنہ غلط فہمیوں کے سدباب کے لئے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ سے جماعت امریکہ کے بارے میں غلط تاثر پیدا ہو سکتا ہے اس کو درست کر لیا جائے۔ جماعت احمدیہ امریکہ کی بھاری تعداد چندہ کے معاملہ میں صاف ہے اور یہ خوشکن پہلو ہے۔ تھوڑی آمدنی والے متوسط طبقہ کے احباب اپنے لازمی چندوں اور طوعی قربانیوں کی ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں مگر بدقسمتی سے امراء کی ایک تعداد ایسی ہے جن کی توفیق بڑی ہے مگر دیتے کم ہیں۔ فرمایا دوسرا پہلو نئی نسلوں سے تعلق رکھنے والا ہے۔ حضور نے امریکہ کے معاشرے کے قابل فکر اور مضر پہلوؤں کا نئی نسل پر اثراندازی کے حوالے سے تفصیل سے ذکر کیا اور قرآنی آیات کے حوالے سے ان سے بچنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس طرح ارشاد باری کہ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، پر بھی پُربصیرت تبصرہ فرمایا اور ثابت فرمایا کہ نہ صرف مادی طور پر قتل نقصان دہ اور گناہ ہے بلکہ روحانی قتل تو اس سے بھی بڑا گناہ ہے جو ہمہ وقت امریکہ کے معاشرہ میں جاری ہے فرمایا کہ بچوں کو بچپن سے تقویٰ کی تعلیم دیں ورنہ دعا کی درخواست کرنا بے معنی ہے کیونکہ آپ کا عمل اس کی نفی کر رہا ہوتا ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے حوالے سے تربیت اولاد کا مضمون بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اب تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ لمبی ملاقاتیں ممکن ہی نہیں ورنہ بہت لوگ رہ جاتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میری چند منٹوں کی ملاقات احمدیوں اور ان کی نسلوں کا سرمایہ حیات بن جاتی ہے اور میں ملاقاتوں سے تنگ نہیں آتا لیکن یہ بھی پیشگوئی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ ایک نظر خلیفہ وقت کو دیکھنے کے لئے ترسیں گے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 7 ستمبر 98ء)

خطبہ جمعہ 10-جولائی 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمام ایسے امریکی احمدیوں کو جو اللہ کی نسبت مال سے زیادہ محبت رکھتے ہیں نصیحت کی تھی کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچائیں اور یہ نصیحت کسی لاحق مالی ضرورت کی بناء پر نہیں تھی بلکہ اس لئے تھی کہ جن کو بچایا جا سکتا ہے بچا لیا جائے۔ حضور نے والدین کو نصیحت فرمائی کہ جب ان کے بچے اچھے عہدوں پر فائز ہو جائیں تو اسی وقت ان کو تلقین کریں کہ وہ شرح کے مطابق چندہ دینا شروع کریں۔ حضور نے ان ماؤں کا بھی ذکر کیا جنہوں نے اپنے بچوں سے کہا کہ اگر تم نے خدا کا حصہ نہ نکالا تو میرا حصہ بھی نہ نکالنا۔ حضور نے فرمایا کہ اگلے 10-15 سال میں ایسے حالات پیدا ہونے والے ہیں کہ ان نوجوانوں کی قربانیاں ساری جماعت کو سنبھالنے والی ہوں گی۔ حضور نے اپنی اس نصیحت کے بعض مخلصین پر اچھے اثرات کا ذکر بھی فرمایا جنہوں نے توبہ کی اور عزم صمیم کیا کہ آئندہ سے کوتاہی کے مرتکب نہ ہوں گے۔ حضور نے احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر بے انتہا خوشی ہوتی ہے۔

آخر پر حضور نے عزیزہ طوبیٰ کی شادی کے تعلق میں بعض ضروری باتوں کا تذکرہ فرمایا۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 14 ستمبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 17-جولائی 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی آیات 38 تا 40 تلاوت کیں۔ اور مالی قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون بیان فرمایا۔ فرمایا کہ ان آیات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو خود بھی بخیل ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو ریاکاری کی خاطر بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ آگے پھر ان میں بعض ریاکاری سے خرچ کرتے ہیں اور بعض وعدوں کے وقت ریاکاری سے کام لیتے ہیں اور ادائیگی کے وقت غائب ہو جاتے ہیں۔ آپ نے آنحضرتؐ کی احادیث کے حوالے سے جماعت کو بخل سے بچنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ ہر سخی کو خرچ کے بعد انشراح صدر پیدا ہو جاتا ہے اور مزید قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ حضور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور آپ کے رفقاء کے پاکیزہ نمونے بھی بیان فرمائے جن میں سے بعض بے دریغ خرچ کرتے تھے اور جو غریب تھے وہ نفس کی قربانی پیش کر دیتے تھے۔ فرمایا کہ ہر خدمت کی توفیق اللہ کے فضل سے ملتی ہے جس پر شکر کرنا چاہئے اور اسے خدا کا احسان سمجھنا چاہئے۔ فرمایا کہ مالی قربانی کے لئے جو خطبات دیئے جاتے ہیں وہ پیسوں کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کے لئے دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اصلاح کا موقعہ حاصل کر سکیں۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 21 ستمبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 24-جولائی 98ء

حضور نے سورۃ ذاریات کی آیات 25 تا 27 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ان آیات کا انتخاب اس لئے کیا ہے تاکہ جماعت حضرت ابراہیمؑ کی میزبانی کی سنت پر عمل کر سکے۔ حضور نے مہمان نوازی کی اہمیت مختلف احادیث نبویؐ کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے ماحول کو بہت پاکیزہ بنائیں اور مہمانوں سے مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ پاکستان سے آنے والے مہمانوں کا عرصہ میزبانی 15 یوم کا ہوگا۔ خواہ وہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے مہمان ہوں یا ذاتی۔ اس طرح یہ بھی سنت نبوی ہے کہ مہمانوں کو نماز کے لئے بیدار کیا جائے۔ اس لئے جلسہ پر آکر عبادت کے ڈھنگ سیکھیں۔ آپ نے جلسہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو مزید عمومی نصائح فرمائیں۔ اسی طرح خواتین کے پردے کے بارے میں بھی خصوصی نصائح فرمائیں اور مہمان خواتین کے طرز پردہ پر جلد بازی سے اعتراض کرنے والوں کو بھی نصیحت فرمائی۔ فرمایا راستوں کا حق ادا کریں۔ ٹولیاں بنا کر کھڑے نہ ہوں اور بازاروں اور دکانوں پر جمگھٹا نہ کریں۔ حضور نے امسال سیکیورٹی کے بارے میں بھی خاص ہدایات دیں کہ ہر طرف چوکس ہو کر نظر رکھیں۔ حفاظت کا یہ انتظام دنیا بھر میں یکتا ہے۔ فرمایا اصل حفاظت تو اللہ کی حفاظت ہے تاہم اللہ نے جو طریق سکھائے ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ حفاظت طلب کرتے رہیں۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 28 ستمبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 31-جولائی 98ء

جلسہ سالانہ برطانیہ

حضور انور نے سورہ عنکبوت کی آیت 8 کی تشریح احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں گے اور ان کے اعمال کا ان کو بہترین بدلہ دیں گے۔

حضور نے مختلف احادیث کے حوالے سے فرمایا کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو۔ ان کو خوشی اور نرمی کی بات سناؤ۔ اختلاف کی بجائے اتفاق پیدا کرو۔ نفرت کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ فرمایا ہمارا کام اشاعت دین ہے اور یہ کام اس پر منحصر ہے کہ ہم آنحضورؐ کی نصائح پر پوری احتیاط سے کاربند ہوں۔

حدیث نبوی کے حوالہ سے فرمایا کہ احمدیوں کے سپرد بڑے بڑے کام ہیں مگر سب پر ایک ہی دفعہ ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا اس لئے چنیدہ کام دوام کے ساتھ کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنی زبان کو روک رکھو بہت سے لوگ اپنی بے موقع باتوں کی وجہ سے جہنم میں گرائے جائیں گے۔ آنحضورؐ سے پوچھا گیا کہ آپ اتنی عبادتیں کیوں کرتے ہیں آپ تو بخشے جا چکے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 5-اکتوبر 98ء)

خطبہ جمعہ 7-اگست 98ء

حضور انور نے فرمایا کہ حالیہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے بے شمار فضلوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک بہت اہم بھولی ہوئی بات یاد آگئی جس کا نظام سلسلہ سے گہرا تعلق ہے۔ فرمایا قادیان میں ایک سرخ کتاب رکھنے کا رواج تھا۔ جلسہ کے بعد تمام افسران مل کر بیٹھتے اور جو جو خرابیاں اس سال پیدا ہوئی ہوتیں اور جو حل ان کا نکالا ہوتا وہ آنے والے منتظمین کی راہنمائی کے لئے درج کر دی جاتیں تاکہ ان خرابیوں کا اعادہ نہ ہو۔ حضور نے ساری دنیا میں اس نظام کو از سرنو جاری کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ خصوصی طور پر نئی جماعتوں کی تربیت کے لئے اس سے خاطر خواہ فوائد حاصل کئے جا سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ احمدی احباب اپنے گھروں میں بھی ایسی کتاب رکھیں جس سے اپنی روزمرہ کی غفلت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا تدارک کیا جا سکے۔ جلسہ سالانہ سے واپسی پر بیرون ملک جانے والوں کے لئے حادثات سے بچاؤ کے لئے حضور نے خصوصی ہدایت فرمائی۔ حضور نے سیرالیون، گنی بساؤ اور نائیجیریا کے بارے میں مشکلات سے بچنے کے لئے بھی تفصیلی ہدایات جاری فرمائیں۔

فرمایا کسی ملک کے حالات کیسے بھی ہوں ہم نے لازماً دعوت الی اللہ میں آگے بڑھنا ہے اور ہمارا قدم پچاس لاکھ سے اگلے سال ایک کروڑ پر ہونا چاہئے۔ اور اس سے اگلے سال دو کروڑ کو مت بھولیں۔ اس کے لئے حکمت اور صبر سے منصوبے بنائیں آخر میں حضور نے پاکستان کے سنگین حالات کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مجھے اس میں ادنیٰ سا شک بھی نہیں کہ تبدیل ہونے والے حالات کا آخری نتیجہ جماعت کے حق میں ہوگا۔ حضور نے پاکستان کے حالات کے لئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 12-اکتوبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 14-اگست 98ء

حضور انور نے قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب آیات 71، 72 اور سورۃ البقرہ آیات 45-46

کے حوالے سے اہم نصائح فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سیدھی بات کرو۔ سیدھی بات کرنا سچی بات کرنے سے بالا ہے کہ بات سچی بھی ہو اور اس سے کوئی غلط فہمی بھی پیدا نہ ہو۔ فرمایا کہ قول سدید کا تجربہ گھر سے شروع کرنا چاہئے ماں باپ بچوں کو ٹالنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں نتیجۃً بچوں کے دلوں میں ان کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ کھری بات کہنے والے کی عزت اور احترام بڑھتا ہے۔

آیات قرآنی کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دوسری قوموں کی اصلاح کے لئے مقرر کئے گئے ہو۔ کیا تم یہ کرو گے کہ دوسروں کو تو نیکی کی نصیحت کرتے ہو اور خود کو اور اہل و عیال کو بھول جاتے ہو۔ یہ کام اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں اس لئے فرمایا کہ اللہ سے صبر اور صلوٰۃ سے مدد مانگو۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے بھی فرمایا کہ جو اپنی بدیوں کی تلاش میں رہتا ہے وہ دوسرے کی بدیوں کی تلاش سے باز آجاتا ہے اور تزکیہ اخلاق اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکی انسان کی صحبت میں نہ رہے اور سب سے بڑے مزکی آنحضورؐ تھے۔ لہٰذا آنحضرتؐ کی برکت حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ سوتے جاگتے آنحضورؐ پر درود بھیجو۔ اسی طرح حضور نے مثالوں سے ثابت فرمایا کہ آنحضورؐ کی باریک در باریک نصائح پر عمل کرنا ان بے شمار احسانات کا حاصل کرنا ہے جس کا شمار ہم کر ہی نہیں سکتے۔ فرمایا کہ ان باتوں پر اس طرح عمل کرو کہ وہ تمہاری فطرت ثانیہ بلکہ فطرت اولیٰ بن جائے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 19۔ اکتوبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 21۔ اگست 98ء

جلسہ سالانہ جرمنی

حضور انور نے جماعت احمدیہ کو خلفائے احمدیت کے ادب و احترام کے بارہ میں متوازن طریق اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور جماعت جرمنی کے ایثار کی غیر معمولی تعریف فرماتے ہوئے ان کو خوشخبری اور مبارک باد دی کہ جماعت جرمنی میں ایثار کا مادہ بہت پایا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں میں نے کہا تھا کہ بعض لوگ مجھے ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہتے ہیں جو ادب کے خلاف ہے مگر اس خطبہ سے محتاط احمدیوں نے اپنے اخلاص کی وجہ سے یہ غلط نتیجہ نکالا کہ نظریں ہی نہیں سر بھی جھکا ہو۔ اس پر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کیا بات ہے۔ تو پتہ چلا کہ خطبے کے مضمون کو غلط سمجھا گیا ہے۔ دراصل مسلسل آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے رہنا ادب کے خلاف ہے۔ حضور نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے اس بات کو ثابت کیا اور صحابہؓ کے ادب و احترام کے واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح رفقائے حضرت مسیح موعود کے واقعات بھی بیان کئے۔ اسی طرح حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب جو حضور کے ماموں تھے کا حضرت مصلح موعود کے ساتھ ادب کا طریق بیان فرمایا کہ ان کی عادت تھی کہ سیدھا آنکھوں میں دیکھنے کی بجائے ماتھے پر نظریں رکھتے تھے۔ فرمایا کہ ہر شخص اپنے مزاج کی حدود کے اندر رہ کر سنت کی پیروی کر سکتا ہے۔

حضور نے جماعت جرمنی کو ان کے ایثار کی حسین عادت پر خوشخبری اور مبارکباد دی اور اس کے لطیف پہلو بیان فرمائے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 26۔ اکتوبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 28۔ اگست 98ء

ہمبرگ جرمنی

حضور انور نے اس خطبہ میں امانت و دیانت اور سچائی کے موضوع پر روشنی ڈالی اور متعدد احادیث نبویؐ کے حوالے سے اس مضمون کو بیان فرمایا۔ احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کے دل میں جھوٹ اور سچ جمع نہیں ہو سکتا اور امانت دار کے دل میں خیانت جمع نہیں ہو سکتی۔ ادائیگی امانت اور ایفائے عہد لازم و ملزوم ہیں اور دین کا خلاصہ ہیں۔ فرمایا کہ سچائی کی کوشش کرو اور یہ بہت مشکل کام ہے جس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ جو شخص ہر لحہ باشعور بیداری کے ساتھ اپنے آپ کو پرکھتا ہے وہ اپنے آپ کو پہچان لے گا اور اسی کا نام عرفان ہے اور اگر کوئی اپنا عرفان حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ کا عرفان بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ ملاقاتوں میں مجھے آئے دن ایسی باتوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جماعت میں ابھی خیانت کرنے والے لوگ موجود ہیں جس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہم نے بحیثیت جماعت دنیا کو خیانت سے پاک نظام سکھانا ہے۔ آنحضرتؐ کا نمونہ تھا کہ کبھی کسی مخالف سے بھی خیانت نہ کی۔ فرمایا کہ اگر آنحضورؐ کی بتائی ہوئی باریک نصیحتوں پر جو امانت اور دیانت کے بارے میں ہیں۔ عمل کیا جاتا تو تمام ممالک کے معاشروں کو درست کیا جاسکتا تھا۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 2۔ نومبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 4۔ ستمبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنی سورۃ المعارج 33۔34 اور سورۃ المومنون آیات 9۔12 کے حوالے سے مضمون کو واضح فرمایا کہ سچے مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ امانت کے مفہوم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ امانت دار اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور بار بار بیان نہیں بدلتے۔ حضور نے امریکہ کے صدر کلنٹن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ کی عدلیہ اس مخمصے میں پھنس گئی ہے کہ پہلا بیان سچا ہے یا دوسرا۔

ادائے امانت کے سلسلہ میں حضور نے بحوالہ حدیث نبویؐ فرمایا کہ جو اموال کا نگران ہے وہ اگر بشاشت قلبی سے مال تقسیم کردے تو وہ صدقہ دینے والوں میں شمار ہو گا۔ جن لوگوں نے اس حدیث نبویؐ کو نظر انداز کیا وہ کئی افضال اور انعامات سے محروم ہو گئے۔ مختلف احادیث نبویؐ کے حوالے سے حضور پر نور نے جماعت احمدیہ کے افراد کو نصیحت فرمائی کہ امانت ادا کرنے کے مضمون کو چھوٹا نہ سمجھیں بلکہ بہت اہمیت دیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ فرمایا یہ اس وقت ہوتا ہے جب نا اہل حکمران بن جاتے ہیں اور یہ بات جماعتی عہدیداروں پر بھی صادق آتی ہے۔ فرمایا ایسے معاشروں کا تصور کریں جہاں یہ قیامت ٹوٹ چکی ہے۔ ایک حدیث کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ ایک وہ امانت ہے جو فطرت کی امانت ہے۔ دوسری وہ ہے جو قرآن کی صورت میں نازل ہوئی اور تیسری وہ ہے جس پر آنحضرتؐ نے عمل کر کے دکھایا۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں بھی جن لوگوں نے جماعت کے نام پر خیانت کی میں ایسے لوگوں کو جماعت سے نکال دیتا ہوں اور کسی کی رعایت نہیں کرتا خواہ میرا اپنا عزیز ہی ہو۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 10 نومبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 11۔ ستمبر 98ء

حضور نے فرمایا کہ جماعت کے جو لوگ حماقت کی حد تک سادہ ہیں وہ خیانت کرنے والوں کے ہاتھوں سے ڈسے جاتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ خود بھی خائن ہوتے ہیں۔ فرمایا خیانت کی دو وجوہات ہیں ایک اموال کو ناجائز طریق پر بڑھانے کی خواہش اور دوسرے اولادوں کی خاطر بدنیتیاں کرنا۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ جو امانت کا حق ادا کرے گا خدا اس کو بہت وسیع اجر عطا کرے گا۔ حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا واقعہ بیان فرمایا کہ آپ نے کشمیر میں لوگوں کی خدمت کے لئے ایک لاکھ پچانوے ہزار روپے قرض لیا۔ جب آپ مہاراجہ کشمیر کی ملازمت سے فارغ ہو کر واپس آنے لگے تو اتنا بھاری قرض آپ پر تھا اللہ تعالیٰ نے غیب سے ایسے سامان کئے کہ آپ کو ٹھیک ایک لاکھ پچانوے ہزار روپے مل گئے۔ اگلے سال جب اتنی ہی رقم آپ کو ملی تو آپ نے لینے سے انکار کر دیا کہ یہ رقم اب میری نہیں۔ فرمایا یہ امانت اور دیانت کے سودے ہیں۔ فرمایا کہ جماعت میں بددیانتی نہیں ہونی چاہئے اور ہمیں لازماً امانت کا معیار بلند کرنا چاہئے۔ حضور نے حدیث نبویؐ بیان فرمائی کہ یہ بھی ایک بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ کوئی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے اور تو اس میں جھوٹا ہو۔ فرمایا امانت فطرت میں ودیعت کی گئی ہے اور خیانت ایک بیرونی چیز ہے۔ حضور نے اس مضمون کی وضاحت میں مزید احادیث بھی پیش کیں اور آخر پر حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ صرف شہوات نفسانی سے بچنا تقویٰ نہیں ہے بلکہ اس سے تو تقویٰ سکھایا جاتا ہے۔ نفس کے جوش کو ٹھنڈا کرو۔ یہ آگ بجھے گی تو آپ کو وہ جنت نصیب ہو گی جو حضرت ابراہیم کو نصیب ہوئی تھی۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 16۔ نومبر 98ء)

خطبہ جمعہ 18۔ ستمبر 98ء

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں کا دور دور تک خیال رکھتے ہیں۔ انسان اپنی مخفی حالتوں کو تقویٰ کی دوربین کے بغیر دیکھ ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ انسان کی تمام خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تمام اعضائے جسمانی کو ٹھیک ٹھیک ان کے محل پر استعمال کرنا ہے۔ یہ کام دعا کے بغیر ممکن نہیں۔

حقیقی امانت صرف ایک شخص کو دی گئی یعنی آنحضرتؐ کو اور آپؐ کے سوا ایک بھی شخص نہیں جس نے کامل طور پر امانت واپس کی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے قویٰ کی بہت گہری نظر سے حفاظت کی۔ آپ کا لحہ لحہ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف تھا۔ آنحضور نے ایسی تفصیلی ہدایات تمام کے لئے بیان فرمائی ہیں جن پر عمل کر کے ہم بھی امانت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور ہماری زندگی سنور جائے گی مگر یہ آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت کے بغیر ممکن نہیں۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیج کر دعائیں کرو تو تمہاری دعائیں قبول ہوں گی۔ حضور نے فرمایا کہ امن کی حالت میں آنحضورؐ پر درود بھیجو تو خطرات کے وقت وہ درود آپ کی حفاظت کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے بعد آنے والے اس سے بھی زیادہ باتیں پوری ہوتی دیکھیں گے۔ فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ اس تفصیل کے ساتھ غور کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد امانتوں کا حق ادا کریں گے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 23۔ نومبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 25۔ ستمبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ مومنون کی آیات 2 تا 4 کی تلاوت فرمائی اور اس کی تشریح آنحضور ﷺ کی احادیث کے حوالے سے فرمائی۔ حضور نے فرمایا ان آیات کا ترجمہ جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مومن نجات پا گئے جو نمازوں اور یاد الٰہی میں خشوع و خضوع رقت اور گداز سے مصروف ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دل سے جو خشوع سے ناآشنا ہو۔ ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں۔ فرمایا کہ اس حدیث میں اس مادہ پرست دور کی طرف اشارہ ہے جس میں انسان ہر بات پر رو پڑتا ہے مگر اللہ کے ذکر سے نہیں روتا۔ حتیٰ کہ رمضان کے آخری عشرے میں بھی یہ لوگ ذکر الٰہی کے خشوع سے ناآشنا ہیں اور اس وقت بھی خدا کی محبت میں نہیں بلکہ اپنی ضرورت اور سال بھر کے گناہوں کو یاد کر کے روتے ہیں۔ پھر ایسے علم سے پناہ مانگی جو نفع رساں نہیں ہے۔ فرمایا کہ آج کا علم نفع پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ نفع حاصل کرنے کے لئے ہے۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے تدبیریں سوچتے رہیں۔ ایک حدیث بیان

کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ ایک قطرہ خدا کی راہ میں بہایا گیا آنسو اور دوسرا قطرہ خدا کے رستے میں بہنے والا خون ہے۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ پاکستان اس حدیث کی مصداق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 30۔ نومبر 98ء)

خطبہ جمعہ 2۔ اکتوبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید کی آیت نمبر 17 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے خشوع کا مضمون بیان فرمایا۔ حضور نے اس سابقہ مضمون کی طرف اشارہ فرمایا جس میں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک خون کے ایک قطرے کو بہت اہمیت حاصل ہو گی۔ فرمایا کہ اس دور میں واقعۃً احمدیوں کو اپنے خون بہانے کی توفیق ملی ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی خاطر اول خون بہانے والے آنحضرت ﷺ تھے۔ پھر آپ کی اقتداء میں صحابہؓ کا خون بہا۔ آپ نے آنحضور ﷺ کے جنگ احد میں زخمی ہونے کا ذکر فرمایا۔ پھر مختلف احادیث کے حوالے سے صحابہ رسولؐ کے واقعات سنائے جو جنگوں میں زخمی ہوئے تھے۔ اور شہادت کا مرتبہ بھی پایا۔ آپ نے حضرت انس بن نضرؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت حمزہؓ کے واقعات بطور مثال پیش فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود کے عربی منظوم کلام مندرجہ آئینہ کمالات اسلام اور سرالخلافہ سے صحابہؓ کی قربانیوں کا تذکرہ بھی فرمایا۔ اور آپ کی اردو نثر کے بعض حصے بھی پیش کرکے ان کی تشریح فرمائی۔

حضور نے جماعت احمدیہ کے افراد کی راہ خدا میں قربانیوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ قربانیاں تو ایسا اعزاز ہیں کہ قیامت تک خدا کے ہاں قبولیت کا درجہ پائیں گی۔ فرمایا کہ امید ہے آپ ان مضامین کی گہرائیوں میں اتر کر ان قربانیوں کو بھی حاصل کریں گے اور اس کے نتیجے میں جو نور حاصل ہوتا ہے اس کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 14۔ دسمبر 98ء)

خطبہ جمعہ 9۔ اکتوبر 98ء

حضور انور نے سورۃ المومنون کی آیات 58 تا 62 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش کیا فرمایا کہ ان آیات میں خشوع اور خشیت الٰہی کا مضمون بیان ہوا ہے۔ ایک گزشتہ خطبے میں حضور نے ایک حدیث بیان کی تھی کہ جس دن اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اس روز سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ ان میں سے اول امام عادل ہے جس کی تشریح حضور قبل ازیں بیان فرما چکے تھے۔ دوسرا وہ نوجوان جس نے جوانی اللہ کی عبادت میں بسر کی۔ تیسرے وہ آدمی جس کا دل خدا کے گھر میں اٹکا ہوا ہو۔ چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ پانچویں وہ پاکباز مرد جس کو خوبصورت بااقتدار عورت نے بدی کے لئے بلایا مگر وہ نہ گیا۔ اس میں حضرت یوسفؑ کا ذکر ہے۔ چھٹے وہ سخی جس نے اللہ کی راہ میں اس طرح پوشیدہ صدقہ دیا کہ دائیں ہاتھ نے دیا تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی اور ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا تو اللہ کی محبت کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

مختلف احادیث کے حوالے سے حضور نے واضح فرمایا کہ خدا کی خشیت میں رونے والا شخص جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی خشیت اختیار کرے کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے یا وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ خشیت طلب کرنے کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بغیر دعا کے یہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ حدیث نبویؐ میں آیا ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ اللہ علم چھین لے گا اس علم سے مراد خشوع ہے۔ گویا خشوع ہی علم کا دوسرا نام ہے اور آنحضرت ﷺ سب سے بڑے عالم تھے اور سب سے زیادہ خشیت الٰہی آپؐ کے دل میں تھی۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 21۔ دسمبر 98ء)

خطبہ جمعہ 16۔ اکتوبر 98ء

حضرت صاحب نے سورۃ بقرہ کی آیات 45 تا 47 کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صبر اور صلوٰۃ کی دعا مانگنے اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ اس دعا کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک بہت مشکل کام ہے سوائے اس کے جو خشوع کرتے ہیں اور خاشعین پر نہ صبر بھاری ہے نہ صلوٰۃ۔ بعد ازاں حضور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات سے خشوع کے مضمون کی وضاحت بیان فرمائی۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ بعض دفعہ خشوع مستقل ہوتا ہے اور بعض دفعہ وقتی طور پر اثر رکھتا ہے۔ حقیقی مضطرب الحال انسان خدا کے آستانے پر گرتا اور رب رب کہہ کر رویائے صالحہ اور بشارات الٰہیہ سے بشارات پا لیتا ہے۔ سچا خشوع ہر قسم کی گندگیوں اور فاسد مواد کو صاف کر دیتا ہے۔ اہل اللہ کا ایک آنسو جو توبۃ النصوح کے وقت نکلتا ہے وہ دنیا والوں کے آنسوؤں کے دریاؤں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ توبۃ النصوح وہ ہے جب کلی طور پر اعمال بیئہ اور بدیاں بھیانک طور پر ننگی ہو کر سامنے آ جاتی ہیں کہ پھر ایک بھی بدی کی طرف رغبت نہیں رہتی اور اس سفر کے لئے صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے۔

ہر شخص کو اپنا تجزیہ کرنا چاہئے کہ وہ کس مقام پر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ وقت جب انسان سچا خشوع حاصل کرتا ہے وہ آئندہ کے لئے نیکی کے بیج کا کام کرتا ہے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ یکم فروری 99ء)

خطبہ جمعہ 23۔ اکتوبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خشوع اور حیا کے موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اللہ کی خشیت میں بہنے والا ایک آنسو جہنم کی آگ حرام کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی آیات 45 تا 47 کی تلاوت فرمائی اور ان آیات کی تشریح میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش کئے۔ فرمایا وہی حقیقی خشوع رکھتا ہے جس کے دل میں محبت الٰہی جوش مارتی ہے اور آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔ فرمایا اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہو کہ کیا ہم وہی ہیں جن کو اللہ کی رضا ہمیشہ اپنی راہوں پر چلاتی رہے حضور ایدہ اللہ نے حضرت نبی کریم ﷺ کے دل کا درد بیان کرنے والا حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش فرمایا کہ ابتداء اسلام میں جو کچھ ہوا وہ حضور ﷺ کی پر درد دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ اس میں یہ سبق ہے کہ جب دل میں بنی نوع اور دین کی محبت کا درد ہو وہی قبولیت دعا کا وقت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمال خشیت اور حیا کے مفہوم کو حضرت مسیح موعود کے ارشادات سے واضح فرمایا۔ کہ اللہ ان کے ہاتھ خالی لوٹانے سے شرماتا ہے جو اس کے بندوں کے ہاتھ خالی لوٹانے سے شرماتے ہیں۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 8 فروری 99ء)

خطبہ جمعہ 30۔ اکتوبر 98ء

حضور انور نے آج کے خطبہ میں ہالینڈ اور فرانس کی بیوت الحمد کا تذکرہ فرماتے ہوئے بیت المبارک ہالینڈ کی تاریخ بیان فرمائی جسے 1987ء میں آگ لگا دی گئی جس میں صرف 50 نمازیوں کی گنجائش تھی اب خدا کے فضل سے وہاں دس گنا اضافہ کے ساتھ پانچ سو نمازیوں کی گنجائش بن گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس سلوک کا مظاہرہ ہے جو وہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کے ساتھ رکھتا ہے۔ اس بیت کی تعمیر میں امیر صاحب ہالینڈ' اور مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی نمایاں خدمات نیز وقار عمل کے ذریعہ خدمت کرنے والوں کا تذکرہ کیا۔ وقار عمل سے 20 لاکھ کے خرچ کی بجائے 7 لاکھ گلڈرز کا خرچ اس بیت کی تعمیر میں آیا۔ پھر حضور نے فرانس کی بیت الذکر کا ذکر کیا جہاں ابتداً ایک کارخانہ ہوتا تھا جسے مشن ہاؤس میں تبدیل کرکے نمازیں ادا ہوتی رہیں اور اب حکومت نے باقاعدہ اسے بیت الذکر بنانے کی اجازت دے دی جہاں شمولیت کے لئے میں جانا چاہتا تھا مگر موسم کی شدید خرابی کی بناء پر خود وہاں نہیں جاسکا۔

بعد ازاں حضور نے حیا کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حدیث نبوی میں ہے کہ ہر دین کا ایک خلق ہے۔ اور (دین حق) کا خلق حیا ہے ایک اور حدیث ہے کہ حیا ایمان ہے اور حیا جنت میں ہے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 16۔ فروری 99ء)

خطبہ جمعہ 6۔ نومبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ ادائیگی کے لحاظ سے جماعت احمدیہ جرمنی اول۔ پاکستان دوم اور امریکہ سوم رہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ صف کی آیت 11۔12 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس میں مسیح موعود کی آمد کی خبر دی گئی ہے اور واضح اشارے بیان کئے گئے ہیں کہ کس طرح یہ جماعت مالی اور جانی قربانی میں آگے بڑھنے والی ہے۔ فرمایا جو لوگ مالی قربانی کریں گے ان کے نفوس اس کے نتیجہ میں پاک ہوں گے۔ اور مزید قربانیاں پیش کریں گے فرمایا رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کرنے والوں کی توفیق بڑھائی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا ہے "اے میرے عزیزو۔ میرے پیارو۔ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو" یہ عظیم محبت کا اظہار ہے۔ جن کو سرسبز شاخیں قرار دیا گیا ہے وہ مخلصین ایسے ہیں کہ جب بھی انہیں مالی قربانی کی تحریک کی جائے وہ آگے بڑھ کر لبیک کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ چندوں کی بدولت اللہ تعالیٰ بہت سے دکھ دور کر دیتا ہے۔ اور بڑھا چڑھا کر واپس دیتا ہے۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 7۔ دسمبر 1998ء)

خطبہ جمعہ 13۔ نومبر 98ء

حضور انور نے سورہ مزمل کی آیت 9 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ تبتّل کا مطلب ہے اللہ کی یاد میں دنیا سے اپنے آپ کو جدا کر دینا ایسا جدا کرنا کہ گویا دنیا سے کٹ کر خالصۃً اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ دنیا سے ہر قسم کے تعلقات توڑ لئے جائیں۔ بلکہ دنیا کے ساتھ سارے تعلقات رکھتے ہوئے بھی دل ہمیشہ مائل بہ خدا رہے۔ فرمایا تبتّل دراصل نبوت کے آغاز سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے اور تبتّل کے نتیجہ میں نبی بنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا خدا کی رضا کو مقدم کرنا ہی تبتّل ہے۔ تبتّل اور توکّل توام ہیں آنحضور ﷺ نبوت کے آغاز سے پہلے ہی خدا کی طرف تبتّل فرما رہے تھے اور اس کی علامت وہ رویائے صادقہ تھیں جو روز روشن کی طرح پوری ہو جاتی تھیں یہ وہ دور تھا جب آنحضور ﷺ کو خلوت بہت پیاری تھی اور آپ غار حرا میں جایا کرتے تھے۔ پھر اللہ نے حکماً آپ کو باہر نکالا۔ حدیث نبوی ہے۔ اللہ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار' بے نیاز اور گمنامی کے گوشہ میں زندگی بسر کرنے والا ہو۔ حضور نے اپنا بچپن کا ایک تجربہ بھی بیان کیا کہ کس طرح ایک مرحلہ پر اپنے خوف پر اس یقین کی بنیاد پر قابو پایا کہ غیر اللہ سے ڈرنا تو شرک ہے۔ حضور نے احمدی احباب کو جو خوف کا شکار ہیں دعا سکھلائی کہ اے اللہ ہماری اندرونی کمزوریوں پر پردہ ڈال دے اور ہمارے خوفوں کو امن میں تبدیل فرما دے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ عہدہ کی خواہش کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں جماعت احمدیہ میں یہی نظام جاری ہے اس لحاظ سے حقیقی ڈیموکریسی صرف جماعت احمدیہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا تھا کہ لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا یہ بات مجھے ملاقاتوں کے وقت ہمیشہ یاد آتی ہے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 23۔ فروری 99ء)

خطبہ جمعہ 20- نومبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ مزمل کی آیت 9 کی تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود کی زندگی قبل از بعثت کا ذکر فرمایا جبکہ آپ بالکل گوشہ گمنامی میں تھے۔ پھر اللہ نے لوگوں کو بھیجا اور لوگ فوج در فوج قادیان آتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں زاویہ گمنامی میں تھا خدا نے اپنے فضل سے شہرت دی۔ جس طرح بجلی کی چمک آن واحد میں ہر طرف پھیل جاتی ہے اس طرح اللہ نے مجھے مقبولیت عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب بھی میں یہ ارشاد پڑھتا ہوں مجھے ایم ٹی اے کا خیال آجاتا ہے۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ پر مالی افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ نے کبھی بھی جماعت کو روپے کی کمی نہیں آنے دی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور اپنی ذاتی زندگی سے تبتّل الی اللہ کی ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی موجودگی میں میری کوئی حیثیت نہ تھی فرمایا۔ کھڑے ہو کر لوگوں کا جمگھٹا لگالینا کہ لوگ مصافحے کر کے گزرتے جائیں۔ یہ نامناسب حرکت ہے۔ اس سے کوئی رتبہ نہیں مل سکتا۔ اللہ خود نگرانی کر رہا ہے کہ کوئی شخص غلط طور پر اوپر نہ آجائے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ یکم مارچ 99ء)

خطبہ جمعہ 27- نومبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت 173 کی تلاوت کے بعد ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ ہی عطا کرنے والا ہے تو شکر بھی اسی کا ادا کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا اس میں تبتّل کے گہرے معنے پوشیدہ ہیں حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ انسان کا کمال یہی ہے کہ دنیا کے کاروبار میں مصروف رہتے ہوئے خدا کو بھی نہ بھلایا جائے۔ خدا کی عائد کردہ ذمہ داریاں اتار کر ہلکا ہو جانا قابل تعریف نہیں دست در کار دل با یار کا معاملہ ہونا چاہئے۔

تبتّل کا مطلب بیک وقت دنیا سے علیحدگی اور اس کا ساتھ دینا ہے۔ شکر کے ساتھ صبر لازم ہے اس سے طمانیت اور ثبات حاصل ہوتا ہے۔ ربوہ کے نام کی تبدیلی کے واقعہ سے میرے دل میں ذرا اضطراب پیدا نہیں ہوا۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 8- مارچ 99ء)

خطبہ جمعہ 4- دسمبر 98ء

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت 173 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ کل قادیان دارالامان کا 107 واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ نیز فرمایا کہ اس جلسہ میں غیر معمولی تعداد میں نومبایعین شامل ہو رہے ہیں جنہوں نے احمدیت کا سفیر بن کر واپس جانا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مہمانوں کی مناسب ضروریات کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔

فرمایا قناعت اور شکر ملتے جلتے مضمون کے دو نام ہیں خوشیوں میں غریبوں کو کثرت سے شامل کریں تو یہ بہت مبارک خرچ ہے۔

(مطبوعہ الفضل ربوہ 15- مارچ 99ء)

خطبہ جمعہ 11- دسمبر 98ء

حضور ایدہ اللہ نے شکر کا مضمون بیان کرتے ہوئے قادیان کے حالیہ جلسہ سالانہ میں نومبایعین اور دیگر ہندوستانی احمدیوں کی غیر معمولی کثرت سے شمولیت پر اللہ کے احسان کا شکر ادا کیا۔ اور اس شکر کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے اسیران راہ مولا کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ اور مکرم عبدالقدیر صاحب قمر مربی سلسلہ کا ذکر فرمایا جو 25 سال قید کی سزا بھگت رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا شکر کا حق یہ ہے کہ اپنی عادت بنالیں کہ کبھی ظلم نہیں کرنا۔ اس کا تصور بھی احمدی کے دل میں نہیں ہونا چاہئے۔ شکر کے ساتھ ظلم چل ہی نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ ان بندوں کو چنتا ہے جو شکر کا حق ادا کریں۔ رمضان میں اپنی راتوں کو اسیران راہ مولیٰ کے لئے واویلے میں تبدیل کردیں۔

مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 29 جنوری 99ء

خطبہ جمعہ 18- دسمبر 98ء

اللہ کا شکر ادا کرنے والے کو اللہ کے احسانات کا لامتناہی سلسلہ عطا ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم اس رمضان میں اللہ کا حقیقی شکر ادا کرنے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شکر کے مضمون کو رمضان المبارک کے حوالے سے اور احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کا شکر ادا نہ کرو گے تو تمہاری عزت و دولت اور طاقت چھینی جائے گی۔ اس میں جو تنبیہہ ہے وہ ضروری نہیں کہ ایسی قوم کو سمجھ آئے جس کا اقتدار چھینا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر حضور نے فرمایا کہ امریکہ تکبر میں مسلمانوں پر شدید ظلم کر رہا ہے۔ اتنے ظلم پر اللہ کی پکڑ کیوں نہیں آئی۔ فرمایا دراصل اللہ پکڑ میں دھیما ہے۔ اور بعض اوقات ایسی قوموں کے عروج و زوال پر ہزار سال بھی لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب پکڑ آتی ہے تو وہ کلیۃً ملیا میٹ ہو جاتے ہیں۔

مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 5 فروری 99ء

خطبہ جمعہ 25- دسمبر 98ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کی آیت 186 کی تلاوت فرمائی اور ماہ رمضان کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے اہم باتیں بیان فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے امیر مسلمان ممالک کو غریب ملکوں کے بچوں کے لئے اپنی دولت کا ایک حصہ مختص کرنے کی نصیحت فرمائی۔

فرمایا رمضان کے تقاضے پورے کرنے والے کے لئے رمضان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کو کستوری سے زیادہ پیاری ہے۔

مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 12 فروری 99ء

ماڈل پٹرولیم سروس
نزد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ملتان روڈ بہاولپور
پروپرائیٹر: چوہدری نذیر احمد
آفس: 882565

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

Sale, Service, Maintenance
Communication Consultant
انٹرکام - ٹیلی فون ایکسچینج - کارڈلیس فون - ملٹی لائن فون - ملٹی لائن سٹینو فون
Leaders Telecom
10-Municipal Complex, K-5 Murree Road, Near Maharaja Hotel, Rawalpindi
Tel.: 552388 - 559379 Fax: 051-553003

بیادگار ماسٹر محمد دین احمد پال (راںجھی والے) وشیلہ محمد رمضان (ڈیرہ اسماعیل خان)
پال سائنس سیکنڈری سکول
9/17-A سرکلر روڈ چوک رنگپورہ سیالکوٹ
بورڈ کے مڈل اور سیکنڈری امتحانات میں ہمیشہ صف اول پر آنے والا واحد سکول
پرنسپل:- مبشر احمد پال
سابقہ پرنسپل احمدیہ ایمپیریل سیکنڈری سکول کپالا (سیرالیون)
پروپرائیٹر:- مسز امۃ المتین پال
آفس: 581458
رہائش: 581558

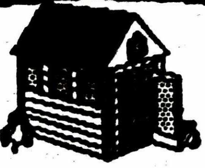

LODGINGS
GUEST . HOUSE
It's Your Home You Would Want To Come Again
AIR CONDITIONED
ID TELEPHONE FACILITY
DISH ANTENA WITH & CHANNELS
24 HOURS
ROOM SERVICE
AVAILABLE
HOUSE NO:41 A, COLLEGE ROAD, F.7/2 ISLAMABAD
PHONE NO. 051-827179
FAX . 051-826146

آپ کے خون سے ایک قیمتی جان بچ سکتی ہے۔
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

E-mail:anamTrv@ISb.com.satsnet.pk

ANAM TRAVELS

IATA

YOUR DEPENDABLE TRAVEL AGENTS

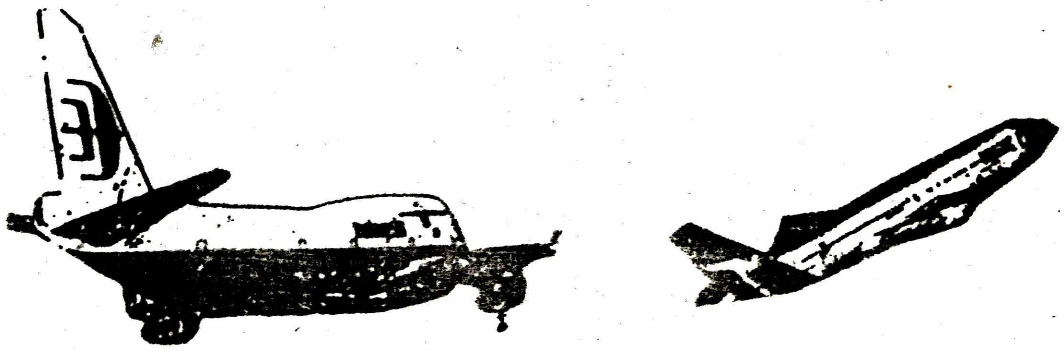

Ph: 273947 - 270341 - 276232 - FAX: 272110
14-D Feroze Centre Fazal - ul - Haq road
Blue Area Islamabad, L.No. 1895

ہر قسم کی جاپانی گاڑیوں کے پمپ آٹو مائزر کے ماہر، فیول انجکشن ایکسپرٹ
سعید ڈیزل لیبارٹری
وہاڑی چوک جنرل بس سٹینڈ - ملتان پروپرائیٹر: سعید خان المانی

Ph: PP 72669
ZIA GARMENTS
& Variety Centre
ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOSIERY & CROCKERY
Children Imported Garments
SHOP NO. D-1, G-286, FIVE BROTHER PLAZA,
CHINA MARKET GORDEN COLLEGE ROAD,
RAWALPINDI

ST
اعلیٰ کوالٹی کپڑے اور بہترین سلائی کیلئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6- بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان
فون: 051 - 818585 فیکس: 051-826934

• شٹر گیٹ
• چینل گیٹ
• گرل • ریلنگ
• پائپ ونڈوز
وغیرہ وغیرہ
النور سٹیل ڈیکوریٹرز
آئی اینڈ ٹی سنٹر G-8/4 عقب بلیو سٹار ہوٹل اسلام آباد
مینجنگ پارٹنر: اشفاق احمد
051-256158

TELEPHONE
EXCHANGES
WHY PAY MORE
E - PABXS

EPABX 2+8	Rs.	9500/-
EPABX 4+8	Rs.	11000/-
EPABX 4+16	Rs.	20000/-

AND MORE
BOLAN CONSOLIDATED
9-B, Markaz F-6, Islamabad Ph: 277600/01

ٹیک فی ٹیسٹ
نوید احمد خان

راولپنڈی آفس
ٹیک فی ٹیسٹ
II - C - 54 سیٹلائٹ ٹاؤن
چاندنی چوک راولپنڈی
آفس 051 {427162 418418
فیکس آفس :-
418418

لاہور آفس
ٹیک فی ٹیسٹ
27 - مین روڈ سمن آباد
لاہور
آفس 042 {7584724 7593332
فیکس آفس :
7589939

کراچی آفس
ٹیک فی ٹیسٹ
A-239 بلاک II P.E.C.H.S
شاہراہ قائدین کراچی
آفس 021 {4556623 446383
فیکس آفس :-
4555083

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات

ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 771 - 213156 ★ FAX (4524)212299:

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مرض اٹھراء کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھراء

20 گرام -/40 روپے، 60 گرام -/120 روپے، 100 گرام -/200 روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس) -/300 روپے

زوجام عشق خاص

سونے چاندی کی گولیاں

شباب آور موتی

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) **گولبازار ربوہ**

PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

Tel (051) 536393

ALL ELECTRONICS

REPAIR SERVICES PLEASE VISIT
FOR REPAIR OF LONG DISTANCE
CORDLESS TELEPHONE AND
MOBILE PHONE.
57 AL FAISAL MARKET
LIAQUAT ROAD
RAWALPINDI.

سپیشلسٹ ولکنائزنگ میٹریل • شاہین کشن
• شاہین ٹریڈ اینڈ • بی کلاس کمپونڈ

یاسر ربڑ انڈسٹریز حاجی پورہ سیالکوٹ

فون: 0432 - 66978

پروپرائیٹر: محمد آصف گھمن

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز

گلوب ٹمبر کارپوریشن

رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ

لاہور

نیو راحت علی جیولرز

اکبر بازار شیخوپورہ
7- سنگھار سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

فون دوکان 53181 گھر 5399
دوکان 7320977 گھر 7841669

العطاء جیولرز DT-145/C کرنل روڈ، ڈاکٹر انصار مرچوک راولپنڈی

پروپرائیٹر: طاہر محمود

فون 844986

ایک نئی فخریہ خدمت

اعلیٰ معیاری سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کے ساتھ ساتھ اب ہم پیش کرتے ہیں

آپ کی فوری ضرورت

سٹین لیس سٹیل پریشر ککر

ضرورت کے مطابق نت نئے تحفوں کے ساتھ

پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ

فون دوکان 211007
گھر 212007

رشید موٹر ورکشاپ

نیو رسول روڈ نزد کوٹیک فلنگ سٹیشن
قینچی موڑ **منڈی بہاؤالدین**

پروپرائیٹرز: عبدالرشید، عبدالقدوس

فون دوکان: 0456 : 502998
گھر: 0456 : 501016

ڈیلرز: سام سنگ، لومینز، SONY ٹی وی، فریج،
CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی
اس کے علاوہ الیکٹرانکس کی تمام معیاری مصنوعات
سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں

انعام الیکٹرانکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان

پروپرائیٹر: خواجہ احسان اللہ

فون آفس: 0571-510086، 0571 510140 رہائش: 0571-2868

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ

مدراسی، سنگاپوری، اٹالین، بحرینی جیولری کی خریداری کیلئے

تشریف لائیں

نیو احمد جیولرز گلا چوک شہیداں سیالکوٹ

پروپرائیٹر: محمد احمد توقیر

فون: دوکان 0432 - 87444
رہائش 0432 - 586297
موبائل: 03432-7348235

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے

تشریف لائیں

شکور بھائی چشمے والے

طارق بھائی و خالد بھائی

گولبازار ربوہ

الیکٹرو فرج

دوکان 4 بلاک 91
المصطفیٰ مارکیٹ آئی اینڈ ٹی سنٹر
G-8/1 اسلام آباد

پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان

فون 051-254619

ہمارے ہاں جستی روم کولرز • گیزرز • کوکنگ رینج
روم ہیٹرز • ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ
دستیاب ہیں۔ نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش
کیا جاتا ہے

الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ

لاہور

فون 5114822
5118096

ڈائمنڈ کی جدید ورائٹی اور فینسی زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

فون دوکان 592316
گھر 551179
586297

صرافہ بازار سیالکوٹ

مرکز خریداری سویابین، مکئی، گندم اور مونجی

ساہی رائس ملز گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ سیالکوٹ

پروپرائیٹرز: چوہدری ریاست علی ساہی، چوہدری غضنفر وقار احمد ساہی
ابرار احمد ساہی، اعتزاز احمد ساہی

فون آفس 3429 - 04341 رہائش 2748 - 04341